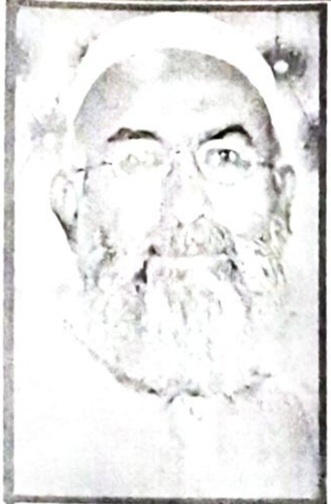

مختصر ترین
تاریخ علوی اعوان قبیلہ

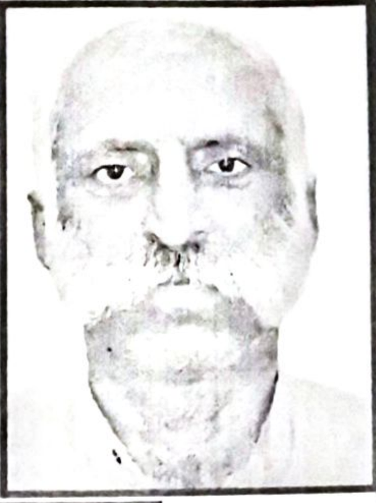

جی ایم اعوان (ڈھلی)

چیف آرگنائزر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان وادی سون سکیسر

کھبیکی وادی سون سکیسر موبائل 0308-5472795

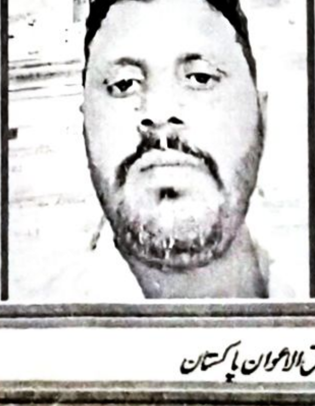

ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان

web: www.alveeawan.com

شجرہ نسب
قطب شاہی علوی اعوان (بنی عون)
حضرت علی کرم اللہ وجہہ

حضرت امام حسنؓ — حضرت امام حسینؓ — حضرت محمد حنفیہؒ — حضرت عباس علمدارؓ — حضرت عمر اطرافؒ

ابو ہاشم عبداللہ — علی عبدالمنان — جعفر

عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی — عبیداللہ — حسن — عبداللہ — محمد الاکبر — محمد الاصغر

محمد آصف غازی ← شاہ علی غازی

شاہ محمد غازی — شاہ احمد غازی — حسن — حسین — موسیٰ — عیسیٰ — علی

طیب غازی

طاہر غازی

علی

عطاء اللہ غازی

الحسین — القاسم — منصور — حمزہ — عبدالمالک — سکینہ — رسیعہ

سالار ساہو غازی — سالار قطب حیدر غازی (قطب شاہ ثانی) — سالار سیف الدین غازی

سالار مسعود غازیؒ قطب شاہی علوی اعوان

عبداللہ گولڑہ — محمد شاہ کنڈان — مزمل علی کلگان — محمد علی — بہادر علی — نجف علی — زمان علی کھوکھر — جہان شاہ — فتح علی — نادر علی — کرم علی

احمد علی ربدھو ← ملک حسن دوست ← ملک طور ← پیرمدھو ← ملک ترکھو ← ملک دیو ← ملک جوگی ← ملک ویتو ← ملک ربیع

ملک ویرو ← جھنگی ← حکیم ← رجاوا ← باخو ← میر احمد ← ملک حاجی ← ملک کھلچی ← نظام الدین رجھام ← ملک نڈھا ← ملک گوندل

ملک وریام ← ملک باز ← ملک رحمت ← ملک سیدا ← ملک معمور (ڈھلی) ← ملک اللہ یار ← ملک اللہ داد ← رسالدار محمد نواز

جی ایم اعوان ڈھلی (سروری قادری)

چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان وادی سون سکیسر

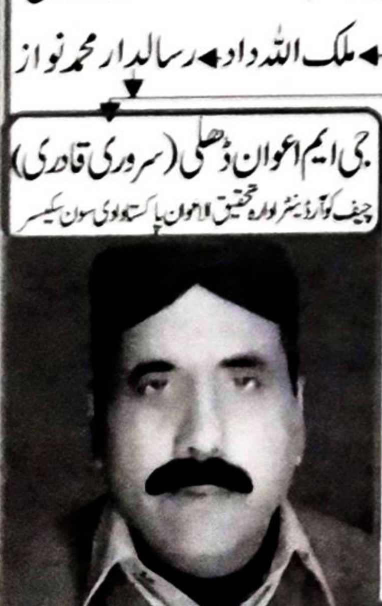

محمد ممتاز اعوان — احمد نواز اعوان

ملک فیصل سلطان — ظہیر احمد اعوان — شاہ زیب اعوان

(فیضان مرشد سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ)

بحوالہ:
کتاب نسب قریش عربی 200ھ، المحبر عربی 277ھ
تہذیب الانساب عربی 449ھ، مشکلات الطالبی عربی 471ھ
لباب الانساب عربی 565ھ، المجدی فی نسب قریش و
طالب عربی، بحر الانساب فارسی 830ھ، تحقیق الاعوان،
تاریخ علوی اعوان، تاریخ قطب شاہی علوی اعوان، تاریخ
خلاصۃ الاعوان، آئینہ اعوان، اعوان تحقیقات ہزارہ،
حضرت بابا سجاول علوی قادری تاریخ کے آئینے میں

محمد کریم خان اعوان (وادی سنگول)

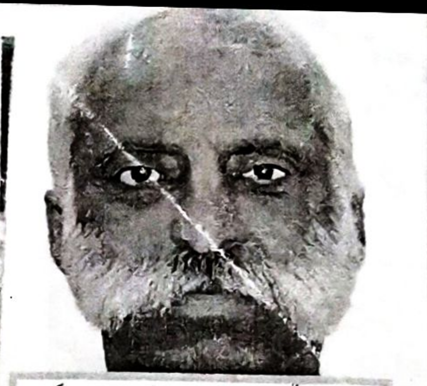
ملک مشتاق الٰہی اعوان آف مردوآل وادی سون سکیسر

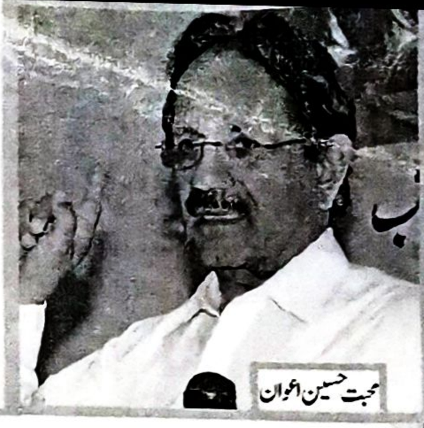
محبت حسین اعوان

حضرت علی کرم اللہ وجہہ

حضرت امام حسنؓ ← حضرت امام حسینؓ ← حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) ← حضرت عباس علمدارؓ ← حضرت عمر الاطرفؒ

حضرت محمد الاکبر ← علی عبدالمنان ← عون قطب شاہ غازی (جد امجد قطب شاہی علوی اعوان) ← محمد آصف غازی (محمد آصل)

← شاہ علی غازی ← شاہ محمد غازی ← طیب غازی ← طاہر غازی ← عطاءاللہ غازی

← سالار ساہو غازی ← سالار مسعود غازیؒ
← سالار سیف الدین غازی
← سالار قطب حیدر شاہ غازی (قطب شاہ ثانی)

عبداللہ گولڑہ، محمد شاہ کندلان، مزمل علی کلگان، زمان علی کھوکھر، محمد علی، نادر علی، بہادر علی، کرم علی، نجف علی، فتح علی، در یتیم جہاں شاہ

عبداللہ گولڑہ ← احمد علی ← حسن دوست ← بہادر علی ← طور ← پیر بدھو ← تقی عرف تکھو ← دتو ← جگت علی عرف جوگی ← ولایت علی ویتو ← رہنواز عرف ربی

← گوندل ← ملک بڈھا ← تجام ← ملک کھلبی ← ملک حاجی ← ملک میر احمد ← ملک رجاوا ← ملک حکیم ← ملک جھنگی ← ملک ویرو ← ملک وریام

← ملک باز ← ملک رحمت ← ملک سیدا ← ملک معمور (ڈھلی) ← ملک اللہ یار ← ملک اللہ دا ← رسالدار محمد نواز ← جی ایم اعوان (کھبیکی وادی سون سکیسر)

جی ایم اعوان (ڈھلی)

بحوالہ: کتاب نسب قریش عربی 200ھ ص 77، تہذیب الانساب عربی 449ھ ص 273، منتقلۃ الطالبیہ عربی 471ھ، لباب الانساب عربی 565ھ ص 727، منبع الانساب فارسی 830ھ صفحہ 103، بحر الانساب عربی 900ھ ص 245، مرات مسعودی فارسی 1037ھ ص 7، تاریخ حیدری ص 7، تحقیق الاعوان ص 156، تاریخ علوی اعوان ص 347، تحقیق الانساب، مختصر تعارف علوی اعوان قبیلہ ص 159، حقیقت الاعوان ص 172، قطب شاہی علوی اعوان مختصر تاریخ علوی اعوان ص 4، تاریخ خلاصہ الاعوان وغیرہ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کی ویب سائٹ www.alveeawan.com پر دستیاب ہیں

ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان

web: www.alveeawan.com

كتاب نسب قريش

لأبى عبد الله المصعب بن عبد الله بن المصعب الزبيرى

١٥٦ — ٢٣٦

فولد الحسن بن علىّ بن محمَّد بن علىّ بن أبى طالب : علياً ، وأُمُّه : لُبابة بنت عبد الله بن محمَّد بن علىّ بن أبى طالب . فولد علىٌّ بن حسن بن علىّ بن محمَّد بن علىّ بن أبى طالب : الحسَنَ بن علىّ ، وأُمُّه : عُلَيَّةُ بنت عون بن علىّ بن محمَّد بن علىّ بن أبى طالب .

وولد محمَّد بن علىّ بن محمَّد بن علىّ بن أبى طالب : جُمَانةَ ، وأُمُّها : أم ولد .

وولد عَوْنُ بن علىّ بن محمَّد بن علىّ بن أبى طالب : محمَّداً ؛ ورُقَيَّةَ ؛ وعُلَيَّةَ ، وأُمهم : مهديَّة بنت عبد الرحمن بن عمر بن محمَّد بن مَسْلَمة الأنصارىّ .

بنى عَوْن

فولد محمد بن عَوْن بن علىّ بن محمَّد بن علىّ بن أبى طالب : عَلِيًّا ؛ وحسْنَةَ ؛ وفاطمةَ ؛ وأُمُّهم : صفيَّة بنت محمَّد بن مُصْعَب بن الزُّبَيْر .

ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان

web: www.alveeawan.com

عرض حال:

میر اتعلق وادی سون کے گاؤں کھبیکی سے ہے۔وادی سون پنجاب کی خوبصورت ترین وادی ہے۔اعوان قبیلہ کی تاریخ پر انگریزوں نے اور غیر اعوانوں نے جو اعتراضات کیے تھے ان کے اعتراضات اپنی جگہ، بجائے اس کے کہ سب اعوان مل کر ان اعتراضات کا جواب دیتے اس کے برعکس جنہوں نے اعوان قبیلہ کے قدیم ماخذ تلاش کیے کچھ لوگوں نے اانہیں حرف تنقید بنایا۔اعوانوں نے یعنی ہمارے بزرگوں نے انگریزوں کے سامنے ابتدائی بندوبست میں جو قدیم سینہ بہ سینہ روایات بیان کیں ان کے مطابق وہ قطب شاہ غزنی از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد سے ہیں نہ کے قطب شاہ بغدادی از اولاد حضرت عباس علمدارؓ۔قطب شاہ غزنوی سے مراد وہ قطب شاہی اعوان تھے جنہوں نے سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ جہاد ہند میں حصہ لیا۔علامہ یوسف جبریلؒ کے علاوہ جن لوگوں نے شب و روز محنت اور کوشش کر تے ہوئے 12 سو سال پرانی کتابوں کے حوالے تلاش کیے ان میں وادی سون ہی کے عظیم سپوت ملک مشتاق الٰہی اعوان بھی قابل ذکر ہیں جنہیں ہم خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔آج بے شمار انساب کی کتب موجود ہیں جن کے مطابق اعوان، عون بن علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد ہیں اور اسی عون کی اولاد دوسری صدی ہجری کی کتاب نسب قریش میں اور ساتویں صدی ہجری کی کتاب المنتخب فی نسب قریش و خیار العرب کے مطابق ''بنی عون ہے اور منبع الانساب فارسی 830 ہجری میں اسی عون کا عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہ تحریر ہے اور ان کی اولاد سے سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان جو سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے لکھے ہیں اور ان کا مکمل شجرہ نسب بھی لکھا ہے۔اس کے باوجود چند لوگ لکیر کے فقیر بن کر بے ثبوت روایات کا سہارا لے رہے ہیں اللہ تعالی انہیں ہدایات عطا فرمائے۔وادی سون کی مشہور جگہوں میں نوشہرہ شہر، انگہ شاہ بلاول، کھبیکی، کٹھوائی، ہردو سوڈھی، سرکی، جاہلر پرنالہ، کھوڑہ، کلیال، کفری، سبھرال، مناواں، کورڈھی، اوچھالی، اوگالی، مردوال، مکڑمی، دھدڑ، اچھالہ، سوڈھی جے والی، پناکھہ، سکیسر بیس، شکر کوٹ، پیل پدھراڑ، جابہ وغیرہ وغیرہ قابل ذکر ہیں۔میرے گاؤں کھبیکی وادی سون سکیسر کے معروف ریسرچ سکالر و تاریخ دان علامہ یوسف جبریلؒ نے اعوان قبیلہ کی تاریخ و تحقیق پر زبردست کام کیا۔آپؒ 17 فروری 1917 کو موضع کھبیکی وادی سون سکیسر خوشاب میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نے صدیوں پرانی روایات کے مطابق اپنا شجرہ نسب ''علوی اعوان قبیلہ'' کے ص 159 اس طرح لکھا ہے ''علامہ محمد یوسف جبریلؒ بن ملک محمد خان بن ملک فتح خان بن ملک گھیبہ بن ملک اللہ یار (جداعلیٰ اللہ یار آل گوت) بن ملک عالم شیر (المعروف ملک شیر) بن ملک اعظم بن ملک دریا بن ملک طیب بن ملک محمدی بن ملک کمال بن ملک بابو بن ملک بھٹی بن ملک موروثی بن ملک پیلو بن ملک حاجی بن ملک کھلچی بن ملک جہام بن ملک نڈھا بن ملک گوندل بن ملک ربیعہ بن ملک ویتو بن ملک جوگی بن ملک دیو بن ملک ترکھو بن ملک پیرمدھو بن ملک طور بن ملک حسن دوست بن احمد علی مشہور بدرالدین بن عرف بدھو بن ملک عبداللہ گولڑہ بن حضرت قطب شاہ بن عطااللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن محمد غازی بن عمر غازی بن محمد آصف غازی بن عبدالمنان بن حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ بن ابی طالب۔ آپؒ ''علوی اعوان قبیلہ'' کے ص 10 پر یوں لکھتے ہیں ''اگر ایک شجرہ بھی اعوان قبیلہ کا نہ ہوتا، تو میں کہتا کہ اعوان قبیلے کا دادا حضرت عباسؓ نہیں۔حضرت محمد ابن حنفیہ ہیں کیونکہ یہی روایت ہے جو 1923 سے صدیوں پہلے تک اعوان قبیلے میں سینہ بہ سینہ چل رہی تھی کہ اعوان محمد ابن حنفیہ امام حنیفؒ کی اولاد میں سے ہیں اور اس روایت کی مضبوطی کا سبب سینہ بہ سینہ وہ تسلسل ہے جو حضرت امام حنیفؒ سے شروع ہوا اور نسل در نسل صدیوں تک قبیلہ اعوان میں جاری رہا۔اگر شروع ہی سے یہ روایت چلی ہوتی کہ اعوان قبیلہ حضرت عباس کی اولاد ہے تو پھر کون سی ایسی ضرورت در پیش آئی کہ اعوانوں نے حضرت عباسؓ کو ہٹا کر حضرت محمد بن الحنفیہؒ کو اپنا دادا بنالیا۔کیا حضرت عباسؓ میں کوئی کمی نظر آئی۔الحق کہ جو نظریاتی نقصان باب الاعوان اور زادالاعوان نے اعوان قبیلے کو پہنچایا اس پر جتنا بھی ماتم کیا جائے کم ہے''۔ علامہ صاحب محقق کے علاوہ شاعر بھی تھے آپؒ نے رجزی ترانہ بھی لکھا جس کے مطابق بھی اعوان قبیلہ کا محمد بن حنفیہؒ کی اولاد سے ہیں۔علامہ یوسف جبریلؒ ہم یکجدی ہیں میرا شجرہ اس طرح ہے: ''جی ایم اعوان (ڈھلی) بن رسالدار محمد نواز بن ملک اللہ داد بن ملک اللہ یار بن ملک معمور (ڈھلی) بن ملک سیدا بن ملک رحمت بن ملک باز بن ملک وریام بن ملک ویرو بن ملک جھنگی بن ملک حکیم بن ملک رجاوا بن ملک حاجی بن ملک کھلچی بن جھام بن ملک نڈھا بن ملک گوندل بن ملک ربیعہ بن ملک ویتو بن ملک جوگی بن ملک دیو بن ملک ترکھو بن ملک پیرمدھو بن ملک طور بن ملک حسن دوست بن احمد علی مشہور بدرالدین بن عرف بدھو بن ملک عبداللہ گولڑہ بن سالار قطب حیدر غازی علوی المعروف قطب شاہ ثانی بن عطااللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد اسھل المعروف محمد آصف غازی بن عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی المعروف قطب شاہ اول بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔اب چند لوگ مولوی نورالدین پٹھان مرحوم کی تقلید سے حضرت عباس علمدارؓ سے شجرہ نسب ملاتے ہیں جب کہ مولوی صاحب نے میزان قطبی، میزان ہاشمی اور خلاصۃ الانساب نامی کتب جن کا وجود اس دنیا میں نہ ہے کے حوالہ سے اعوانوں کا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ کے بجائے حضرت عباس علمدارؓ بن حضرت علیؓ سے جوڑ دیا جب کہ یہ شجرہ نسب اعوانوں نے پیش نہیں کیا تھا۔مولوی صاحب نے یہ جواز بنایا کہ علی بن محمد حنفیہ کی اولاد نہ تھی اور عبدالمنان حضرت محمد حنفیہ کے بیٹے نہ تھے۔جب کہ قدیم کتب انساب سے یہ ثابت ہو چکا کہ مولوی نورالدین پٹھان غلطی پر تھے کیوں کہ میزان قطبی، میزان ہاشمی اور خلاصۃ الانساب نامی کتب کا وجود ہی نہیں ہے۔ جناب ملک مشتاق الٰہی اعوان جو کہ مردوآل وادی سون سکیسر کے معروف محقق ہیں نے اپنی زندگی کے 40 سال تحقیق میں صرف کیے اپنے ساتھیوں سے مل کر درجنوں انساب کی پرانی عربی اور فارسی کتابیں حاصل کر لی ہیں۔جن کا ذکر اس کتابچہ میں کیا جاتا ہے کہ اعوان عون بن علی بن محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ کی اولاد ہیں۔راقم الحروف نے یہ کتابچہ اعوانوں کی آگہی کے لیے ترتیب دیا ہے تاکہ پڑھے لکھے لوگ یہ جان سکیں کہ پرانی عربی اور فارسی کتابوں اور روایات کے مطابق اعوان حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ کی اولاد ہیں ان کتب کے متعلقہ صفحات کے اقتباسات شامل ہیں اور یہ تمام کتب میرے پاس، ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کی لائبریری میں اور ملک شوکت محمود اعوان جو علامہ یوسف جبریل کے صاحبزادے ہیں کے پاس بھی موجود ہیں کوئی بھی آدمی ان کا مطالعہ کر سکتا ہے۔ہمیں کہاں تک کامیابی ہوئی یہ آپ اس چھوٹے سے کتابچے کے مطالعہ کے بعد ہی فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔

میں جناب محبت حسین اعوان چیئرمین ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان، جناب ملک مشتاق الٰہی اعوان ساکن مردوآل وادی سون سکیسر جو ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے سیکرٹری مالیات بھی ہیں، جناب شوکت محمود اعوان جنرل سیکرٹری ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان، جناب محمد کریم خان اعوان ساکن سنگولہ وائس چیئرمین ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کا شکر گزار ہوں جن کو کوششوں سے عربی و فارسی کی ماخذ کتب دستیاب ہوئیں۔ان کے علاوہ نوشہرہ کے حاجی مختیار احمد عادل اور کھبیکی کے ملک شوکت اعوان حال سرگودھا و دیگر ساتھیوں کا بھی بے حد شکریہ ادا کرتا ہوں اللہ تعالی ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔طالب دعا:

جی ایم اعوان (ڈھلی)، چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ساکن کھبیکی وادی سون سکیسر ضلع خوشاب موبائل 0308-5472795

رجزی ترانہ

از علامہ یوسف جبریلؒ رحمتہ اللہ علیہ

ساکن کھبیکی وادی سون سکیسر ضلع خوشاب

☆☆☆☆☆

ہندوستان میں ہم نے پیغام حق سنایا — اپنے لہو سے اس کو اک گلستان بنایا
تاریکیوں کو ہم نے اس ملک سے مٹایا — قرآں کی خوشبوؤں میں ہم نے اسے بسایا

علوی اعوان ہم وہی ہیں اولاد ہیں علیؓ کی

شیر ببر محمد بن حنفیہؒ وغا کے — حسنینؓ کے وہ بھائی بیٹے وہ مرتضیٰ کے
بدلے لئے جنھوں نے شہدائے کربلا کے — نام و نشان مٹائے دینا سے اشقیاء کے

علوی اعوان ہم وہی ہیں اولاد ہیں علیؓ کی

غازی امیر ساہو سالار غزنوی کے — ہندوستان کی جنگوں میں یار غزنوی کے
عالی گہر قطب شاہ سردار غزنوی کے — اعوان غزنوی کے انصار غزنوی کے

علوی اعوان ہم وہی ہیں اولاد ہیں علیؓ کی

ہاں تجھ کو یاد ہوگا اے سومنات جس دن — توڑے تھے ہم نے تیرے لات و منات جس دن
باطل کی مٹ گئی تھی تاریک رات جس دن — تھی آخرت کی ہم نے چاہی حیات جس دن

علوی اعوان ہم وہی ہیں اولاد ہیں علیؓ کی

بھڑائچ کی وغا میں سالار سترہ سالہ — برسا عدو پہ بن کر اک شعلہ ء جوالہ
اور اپنا خوں بکھیرا میدان میں مثل لالہ — سالار غازی مسعود اسلام کا جیالہ
روضے میں سو رہا ہے وہ اوڑھ کر دوشالہ — قبر شہید کیا ہے اک روشنی کا ہالہ

علوی اعوان ہم وہی ہیں اولاد ہیں علیؓ کی

اے ارض پاک تو ہے اسلام کا ستارہ — تیرے لئے ہے قربان جو کچھ بھی ہے ہمارا
اٹھیں گے ہم تڑپ کر تو نے جہاں پکارا — تیری پکار ہو گی بارودکو اک شرارا

علوی اعوان ہم وہی ہیں اولاد ہیں علیؓ کی

جبریلؒ دوربین نے لکھا ہے یہ ترانہ — کہتا ہوں تجھ سے آخر اک حرف محرمانہ
نمرود نے جلائی پھر آگ ظالمانہ — ہم پھر ادا کریں گے کردار مومنانہ

علوی اعوان ہم وہی ہیں اولاد ہیں علیؓ کی

قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی (قطب شاہ اوّل) بن علی عبد المنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہے اور سلطان الشہداء سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان سلطان محمود غزنوی کے بھانجے اور قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے چشم و چراغ ہیں

عون قطب شاہ غازیؒ جدامجد قطب شاہی علوی اعوان

محبت حسین اعوان نے تاریخ خلاصۃ الاعوان میں گزشتہ ایک صدی سے زائد عرصہ میں علوی اعوان قبیلہ کی تاریخ پراٹھنے والے تمام سوالات کے جوابات قدیم عربی، فارسی اوراردو کتب کے حوالہ سے دیئے ہیں۔اس کے علاوہ تاریخ قطب شاہی علوی اعوان تالیف محمد کریم خان اعوان ساکن وادی سنگولہ راولاکوٹ آزادکشمیر و ملک مشتاق الٰہی اعوان ساکن مردوآل وادی سون سکیسر پنجاب جوکہ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کی ویب سائٹ www.alveeawan.com پربھی دستیاب ہے میں قدیم عربی وفارسی کتب کے حوالہ تلاش کرتے ہوئے شائع کی اس کتاب میں اب تک انگریزوں ودیگر مورخین کے اعتراضات کے جوابات پرانی کتابوں کے حوالہ سے دیئے گئے جو اس سے پہلے کسی نے نہیں دیئے تھے۔کتاب نسب قریش عربی 236 ہجری صفحہ 77،تہذیب الانساب عربی 449 ہجری ص 74-273، منتقلۃ الطالبیہ 471 ہجری ص 303، منبع الانساب فارسی 830 ہجری ص 103، مرات مسعودی فارسی 1037 ہجری ص 7، مرات الاسرار فارسی 1065 ہجری ص 142 وتاریخ خلاصۃ الاعوان تالیف محبت حسین اعوان ودیگر درجنوں کتب کے حوالہ سے قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب وتاریخ درج ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ جوکہ عربی النسل ہے کے جدامجد عون قطب شاہ غازی، حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پوتے تھے۔اس قبیلہ کی ہندوستان آمد سلطان محمود غزنوی کے دور میں ہوئی اور یہ قبیلہ مختلف اوقات کار میں پشاور، وادی سون سکیسر میانوالی، ہزارہ اور کشمیر آباد ہوا۔قدیم عربی وفارسی کی انساب اور تاریخ کی کتب کی روشنی میں اس قبیلہ کی مختصر تاریخ بذیل ہے:۔حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فرزند حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ کی اولاد علوی اور قطب شاہی علوی اعوان کہلاتی ہے۔حضرت محمد حنفیہؒ کے فرزند علی عبدالمنان تھے اور علی عبدالمنان کے فرزند عون عرف قطب شاہ غازی لقب بطل غازی تھے۔آپؒ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے جدامجد ہیں۔عون عرف قطب شاہ غازی اپنے بھتیجے اور بھانجے یحیٰ بن زید کے ساتھ 125 ہجری میں کوفہ سے خراسان، غزنی وہرات کی جانب ہجرت کر گئے تھے۔121 ہجری میں زید شہید بن امام زین العابدینؒ کو بنی امیہ کی حکومت نے کوفہ میں شہید کردیا تھا۔یحیٰ شہید بن زید شہید کی والدہ ریطۃ بنت ابی ہاشم عبداللہ شاہ غازی بن محمد حنفیہؒ تھیں ابوہاشم عبداللہ شاہ غازی کا مزار کراچی ساحل سمندر کے کنارے روایت کیا جاتا ہے واللہ العالم بالصواب۔ریطۃ بنت ابوہاشم عبداللہ شاہ غازی، عون قطب شاہ غازی کی چچازاد بہن تھیں۔تاریخ ابن خلدون جلد پنجم صفحہ 252، البدایہ والنہایہ تاریخ ابن کثیر جلد دہم صفحہ 13، وتاریخ طبری جلد پنجم صفحہ 69-267 میں یحیٰ بن زید شہید کا احوال درج ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہشام کی وفات تک یحیٰ بن زید حریش بن عمرو بن داود کے پاس بلخ میں مقیم رہے اس کے یحیٰ بیہق (سبزوار) پہنچے بیہق خراسان کی آخری سرحد اور قومس سے خراسان کے شہروں میں سب سے زیادہ نزدیک واقع ہے۔یحیٰ بن زیدؒ کے ہمراہ 70 آدمی تھے جن میں زیادہ تعداد بنی ہاشم اوران کے قریب رشتہ داروں کی تھی جن میں عون قطب شاہ غازی (جدامجد قطب شاہی علوی اعوان) نمایاں تھے ان ستر آدمیوں نے بصر بن سیار کی طرف سے بھیجے گئے دس ہزار آدمیوں کو شکست فاش دی حلانکہ ان کے ساتھ صرف 70 جوان تھے اورانہوں نے ان کے امیر کو قتل کردیا اوران سے بہت سے اموال چھین لیے پھران کے پاس ایک اور لشکر آیا جس نے یحیٰ کو بھی شہید کردیا اوران کا سرکاٹ لیا اوراس کے سب اصحاب کو بھی قتل کردیا۔عون بن علی اور زید بن علی کے مزارات تبریز کی پہاڑی پرایک ساتھ موجود ہیں اور عون بن علی (عون قطب شاہ غازی) کے چچا عون بن محمد حنفیہؒ کا مزار گیلان میں ہے۔عون قطب شاہ غازیؒ کی قبر غزنی وہرات میں بھی روایت کی جاتی ہے۔عون عرف قطب شاہ غازی کی اولاد کتاب نسب قریش عربی 236 ہجری میں "بنی عون" درج ہے۔یعنی عون کی اولاد، عون کی جمع اعوان ہے۔اس طرح یہ قبیلہ "عون" کی وجہ سے "اعوان" اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نسبت سے "علوی" اور قطب شاہ غازی کے نام کی مناسبت سے قطب شاہی مشہور ہوا۔اور برصغیر پاک وہند میں یہ قبیلہ قطب شاہی علوی اعوان مشہور ومعروف ہے۔تہذیب الانساب عربی 449 ہجری، منتقلۃ الطالبیہ عربی 471 ہجری، مہاجران آل ابی طالب فارسی 471 ہجری، لباب الانساب عربی 565 ہجری، منبع الانساب فارسی 830 ہجری وغیرہ کے مطابق عون عرف قطب شاہ غازی (لقب بطل غازی) بن علی عبدالمنان بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ تھے۔عون قطب شاہ غازی کے پڑپوتے عیسیٰ بن علی، حسین بن علی، محمد غازی بن علی، احمد غازی بن علی بن محمد اصل (محمد اصف غازی) کی اولاد ہند میں آباد ہے۔تہذیب الانساب کے مطابق عیسیٰ بن علی، حسین بن علی، محمد غازی بن علی، احمد غازی بن علی کی اولاد ہند جب کہ دیگر تین فرزندان علی بن علی، موسیٰ بن علی وحسن بن علی کی اولاد مصر وروم وغیرہ میں آباد ہونا درج ہے۔اس طرح ان سات بھائیوں عیسیٰ بن علی، حسین بن علی، محمد غازی بن علی، احمد غازی بن علی (اولاد ہند) علی بن علی، موسیٰ بن علی وحسن بن علی (مصر، روم وغیرہ) ہے۔

عون عرف قطب شاہ غازی کی اولاد کتاب نسب قریش عربی 236 ہجری میں "بنی عون" درج ہے۔یعنی عون کی اولاد، عون کی جمع اعوان ہے۔اس طرح یہ قبیلہ "عون" کی وجہ سے "اعوان" اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نسبت سے "علوی" اور قطب شاہ غازی کے نام کی مناسبت سے قطب شاہی مشہور ہوا۔اور برصغیر پاک وہند میں یہ قبیلہ قطب شاہی علوی اعوان مشہور ومعروف ہے۔تہذیب الانساب عربی 449 ہجری، منتقلۃ الطالبیہ عربی 471 ہجری، مہاجران آل ابی طالب فارسی 471 ہجری، لباب الانساب عربی 565 ہجری، منبع الانساب فارسی 830 ہجری وغیرہ کے مطابق عون عرف قطب شاہ غازی (لقب بطل غازی) بن علی عبدالمنان بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ تھے۔عون قطب شاہ غازی کے پڑپوتے عیسیٰ بن علی، حسین بن علی، محمد غازی بن علی، احمد غازی بن علی بن محمد اصل (محمد اصف غازی) کی اولاد ہند میں آباد ہے۔تہذیب الانساب کے مطابق عیسیٰ بن علی، حسین بن علی، محمد غازی بن علی، احمد غازی بن علی کی اولاد ہند جب کہ دیگر تین فرزندان علی بن علی، موسیٰ بن علی وحسن بن علی کی اولاد مصر وروم وغیرہ میں آباد ہونا درج ہے۔اس طرح ان سات بھائیوں عیسیٰ بن علی، حسین بن علی، محمد غازی بن علی، احمد غازی بن علی (اولاد ہند) علی بن علی، موسیٰ بن علی وحسن بن علی (مصر، روم وغیرہ) ہے۔

یہاں یہ تذکرہ کیا جانا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کشف المحجوب میں صوبونی حلوہ اعوانوں کی خوراک لکھا گیا ہے۔اور یہ بھی درج ہے کہ سلطنت غزنویہ کے دربار سے منسلک سرداران کو اعوان کہا جاتا تھا۔سلطنت غزنویہ کے دور کی کتاب تہذیب الانساب عربی 449 ہجری کے ص 265 پر جعفر الاصغر ابن محمد حنفیہ کی اولاد سے علی بن جعفر کی اولاد منصورہ میں اور ص 74-273 پر عون بن علی ابن محمد حنفیہ یعنی عون قطب شاہ غازی (جدامجد قطب شاہی علوی اعوان) بن علی عبدالمنان بن محمد حنفیہ کی اولاد کا ہند آنا ثابت ہے۔تہذیب الانساب کے ص 97-296 پر محمد بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن امیر المومنین کی اولاد سے عمر بن محمد منجورانی اور جعفر بن محمد الملتانی کا ہند آنے اور ملتان وغیرہ میں حکومت کرنا تحریر ہے۔منبع الانساب 830 ہجری میں سید معین الحق جھونسوی نے حضرت داتا گنج بخش کو عمر بن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد درج کیا ہے جبکہ داتا گنج بخش نے کشف المحجوب میں اپنے خاندان کا ذکر نہیں کیا ہے۔واللہ العالم بالصواب۔منبع الانساب فارسی میں یہ بھی درج ہے کہ اکثر سادات سالار مسعود غازی کے ہمراہ ہندوستان تشریف لائے۔ان سادات سے مراد سادات علوی ہیں۔اور لباب الانساب ص 727 پر اولاد محمد حنفیہ سے علی بن الحسین، وابناء الحسین بن علی، والقاسم بن علی، ومنصور بن علی وحمزہ بن علی وعبدالمالک بن علی وسکینہ بنت علی ورسیۃ بن علی کا دیوان (وزارت) غزنی ونواح سے منسلک ہونا درج ہے۔اور تاریخ بیہقی جلد اوّل ص 57 پر درج عبارت "قاضی ورئیس وخطیب ونقیب علویان وسالار علویان وسالار غازیان" یہ تصدیق ہوتا ہے کہ قطب شاہ غازی کی اولاد سے قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا لشکر جس کے مشہور سپہ سالار، سالار شاہو غازی، سالار قطب حیدر غازی، سالار سیف الدین غازی وسالار مسعود غازی تھے نے سلطان محمود غزنوی کی افواج میں بغرض جہاد ہند شمولیت اختیار کرتے ہوئے بھرپور مدد کی جس کا ذکر سفرنامہ ابن بطوطہ، تاریخ فیروز شاہی، مرات مسعودی، مرات الاسرار، اخبار الاخیار، خزینۃ الاصفیا وغیرہ میں بھی درج ہے۔ان کارہائے نمایاں سے متاثر ہو کر سلطان محمود غزنوی نے اپنی حقیقی بہن ستر معلّیٰ کی شادی سالار ساہو قطب شاہی علوی اعوان سے کردی اور انہیں "اعوان" کا خطاب بھی دیا جو پہلے ہی بنی عون یا اعوان کہلاتے تھے۔تاریخ فرشتہ (اردو ترجمہ عبدالحی خواجہ) کے ص 197 کے مطابق "بہرام شاہ نے باہیلم کی سرکشی سے فراغت حاصل کرنے کے بعد حسین بن ابراہیم علوی کو لشکر ہند کا سپہ سالار مقرر کیا اور خود واپس غزنی آیا" اور صفحہ 310 پر عین الملک کی بغاوت کے عنوان میں سالار ساہو غازی کو سلطان محمود غزنوی کا بھانجا لکھا ہے۔

قطب حیدر شاہ غازی المعروف قطب شاہ ثانی:

عون عرف قطب شاہ غازی لقب بطل غازی بن علی عبدالمنان بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ ،قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے جداعلیٰ یا جدامجد ہیں اوران کی اولاد سے سبکتگین اور سلطان محمود غزنوی کے دور میں سالا شاہو غازی اوران کے فرزند سالار مسعود غازی،قطب حیدر شاہ غازی اور سالار سیف الدین غازی جو کہ قطب شاہی علوی اعوان تھے نے جہاد ہند میں عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دیئے اور قطب حیدر شاہ غازی کے دیگر بھائیوں میں سالار سیف الدین غازی لاولد شہید ہوئے اور سالار ساہو غازی کے فرزند سالار مسعود غازی نے بھی جام شہادت نوش کیا اوران کی کوئی اولاد نہ تھی اس طرح قطب حیدر شاہ غازی ہی کی اولاد پھیلی پھولی جس کی وجہ سے قطب حیدر شاہ غازی قطب شاہی کے بجائے قطب شاہ مشہور ہوگئے ۔جبکہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے جدامجد عون عرف قطب شاہ غازی لقب بطل غازی ہیں اوران کی اولاد سے قطب حیدر شاہ غازی المعروف قطب شاہ جد ثانی ہیں۔''عون قطب شاہ غازی'' کی اولاد جو نسب قریش کے مطابق بنی عون کہلاتی ہے اور عمرالاطرف بن حضرت علی کی اولاد سے جعفرالملک ملتانی اور عمر منجورانی کی اولاد جو کہ بنی امیہ اور بنوعباس کے مظالم کی وجہ سے مختلف علاقوں میں منتشر تھے سبکتگین یا سلطان محمود غزنوی کے دور میں قطب شاہی علوی لشکر میں شامل ہوئے ہوں گے۔''قطب'' کا مطلب سردار قوم کے ہیں اوراس طرح عون قطب شاہ غازی لقب بطل غازی اپنی قوم اور قبیلہ قطب شاہی علوی اعوان کے سردار بھی تھے۔قطب شاہی علوی لشکر کی تعداد 1000 سواروں سے زائد تھی جس کا ذکر سالار ساہو غازی کے حوالہ سے ریاض المحبت میں بھی مرقوم ہے۔سالار ساہو غازی،قطب حیدر شاہ غازی اور سالار سیف الدین غازی اور سالار مسعود غازی کے علاوہ اس علوی لشکر میں شامل دیگر قطب شاہی علوی غازیوں ومجاہدین کے شجرہ نسب اور تاریخ کی تحقیق جاری ہے۔یاد رہے کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے علاوہ کسی اور قبیلہ کا یہ دعویٰ نہیں کہ انہوں نے سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد کیا اوراس نے انہیں ''اعوان'' کا خطاب دیا، یہ دعویٰ صرف اور صرف قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا ہی ہے۔

منبع الانساب فارسی (830ھ) جو ملک مشتاق الٰہی اعوان ساکن مردوآل وادی سون سکیسر سینئر تحقیق دان ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کی 40 سالہ کوشش و جستجو کے بعد حاصل ہوئی۔600 سالہ قدیم انساب کی فارسی کتاب جو سیّد معین الحق جھونسوی کی تالیف ہے کے مطابق شاہ محمد غازی اور شاہ احمد غازی پسران شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی (محمد اسحل) بن عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہ) بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ تھے شاہ احمد غازی کی اولاد سے سید حامد خان سبزواری تھے جن کی قبر قلعہ مانک پور میں ہے ۔منبع الانساب اور مرات مسعودی فارسی کے مطابق حضرت محمد حنفیہؒ کی 10 ویں پشت میں سالار مسعود غازیؒ [قطب شاہی علوی اعوان] بن سالار شاہو غازیؒ، سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے اور انہوں نے سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد میں حصہ لیا اور اکثر سادات اشراف سالار مسعود غازیؒ کے ہمراہ ہندوستان آئے ۔اور مرات مسعودی فارسی داستان دوم ص73 کے مطابق سلطان محمود غزنوی کے امراء میں سپہ سالار لشکر سالار شاہوؒ [قطب شاہی علوی اعوان] تھے اور بہت سے بڑے بڑے امیران وترکان بہادر رشتہ داران سالار شاہوؒ [قطب شاہی علوی اعوان] تھے جس جانب بھی سلطان محمود غزنی کا لشکر جاتا ملک گیر فتح حاصل ہوتی یہ سب سالار شاہو غازیؒ اوران کے قریبی رشتہ داروں کی کوششوں کا نتیجہ تھا۔قدیم عربی اور فارسی کتب کی روشنی میں برصغیر پاک وہند میں آباد قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ کی اولاد سے ہونا اور ہندوستان آنا اور سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں شرکت کرنا مندرجہ بالا کتب سے ثابت ہے۔اور قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ نے انگریزوں کے سامنے جو تاریخ بیان کی کہ وہ قطب شاہ غزنی کی اولاد ہیں جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی غیر فاطمی اولاد سے تھے اور انہوں نے سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد میں حصہ لیا۔جو تاریخ بیہقی میں درج عبارت ''سالار علویان'' (علوی افواج کا جنرل) سے بھی تصدیق ہوتا ہے۔اس طرح سالار مسعود غازیؒ، سالار شاہو غازیؒ اور سالار قطب حیدر غازیؒ المعروف قطب شاہ غازی سب کے سب قطب شاہی علوی اعوان ہیں اور ''عون قطب شاہ غازی'' (جداعلیٰ قطب شاہی علوی اعوان) بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہیں۔لہذا قدیم عربی وفارسی کتب کے مطابق حضرت سالار مسعود غازی اور قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ برصغیر پاک وہند کا شجرہ نسب یہ ہے ''حضرت سالار مسعود غازیؒ بن سالار شاہو غازی (برادر قطب حیدر غازی المعروف قطب شاہ و سالار سیف الدین غازی) پسران عطاءاللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی (محمد اسحل) بن عون قطب شاہ غازی لقب بطل غازی (جداوّل قطب شاہی علوی اعوان) بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ''۔

قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی وجہ تسمیہ:

جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ عون عرف قطب شاہ غازی تھے جن کا لقب بطل غازی کی اولاد قطب شاہی علوی اعوان کہلاتی ہے۔کتاب نسب قریش کے ص 77 پر درج ہے''وولدعون بن علی بن محمدبن علی بن ابی طالب :محمداً؛ ورقيه؛ وعلية بنی عون'' یعنی عون قطب شاہ کے فرزند محمد (آصف):اور رقیہ اور علیہ ''بنی عون'' ہیں۔یعنی عون نام تھا عرف قطب شاہ غازی اور لقب بطل غازی تھا۔ان کے والد کا نام علی نسب کی تمام کتب میں درج ہے۔عبدالمنان منبع الانساب اور مرات مسعودی اور مرات الاسرار میں لکھا ہے۔منبع الانساب فارسی صفحہ 103 پر پہلی سطر میں علی عبدالمنان اور دوسری جگہ علی عبدالمناف نظر آرہا ہے درست علی عبدالمنان ہی ہے۔محمد حنفیہؒ کا نام انساب کی اکثر کتب میں ''محمد''، ابوالقاسم، محمد ابن حنفیہ، اور امام حنیف اور ابن حنفیہ اور محمد الاکبر بھی درج ہے۔زیادہ تر محمد حنفیہ ہی کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔عون'' کی جمع ''اعوان'' ہے۔رنگین فیروز اللغات اردو جامع اشاعت پانچویں، سال 2012ء کے ص106 پر یوں درج ہے''اعوان (اع۔وان) (ع۔ا۔مذ) عون کی جمع۔بہت سے حامی اور مددگار،عربی اردو ڈکشنری بیان اللسان مع لغات قرآن دارالاشاعت میں درج ہے''عون۔پشتیبان۔مددگار (واحد وجمع مذکر و مونث) ج:۔اعوان۔''فرہنگ فارسی دارالاشاعت میں لکھا ہے''اعوان۔ع: مددگار، یاور (و۔عون)''۔ بیان للسان عربی ڈکشنری کے مطابق قطب کے معنی قوم کا سردار جس پر معاملات کا دارومدار ہو پیر و مرشد۔رنگین فیروز اللغات اردو جامع میں ''قطب'' کے معنی سردار قوم۔اعلیٰ و برگزیدہ کے ہیں۔اور بطل بھی عربی نام ہے جس کے معنی نامور، ہیرو، بہادر، غازی کے ہیں۔''بنی عون'' جس طرح ہاشم کی وجہ سے ان کی اولاد بنی ہاشم کہلاتی ،مصعب کی اولاد بنی مصعب ،امیہ کی اولاد بنی امیہ اور عباس کی اولاد بنی عباس یا بنوعباس مشہور ہے اسی طرح عون کی اولاد ''بنی عون'' نسب قریش میں درج ہے جب کہ برصغیر پاک وہند میں یہی بنی عون ''اعوان'' مشہور ہوئے اور قطب شاہ غازی کے نام کی نسبت سے قطب شاہی مشہور ہوئے۔واضح ہو کہ ''قطب شاہی علوی اعوانوں'' نے سبکتگین اور سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد میں زبردست کارہائے نمایاں سرانجام دیے جس کا ذکر تفصیل سے ''مرات مسعودی'' و''مرات الاسرار'' میں درج ہے۔سالار ساہو غازی کی قیادت میں اعوانوں نے سلطان محمود غزنوی کو اس کے بھائی سے حکومت دلوانے میں بھی اہم کردار ادا کیا تھا۔سبکتگین کا ساتھ دینے یا سلطان محمود غزنوی کی مدد کرنے یا جہاد ہند میں جرات وبہادری کی تاریخ رقم کرنے پر اوران کے معاون و مددگار ہونے کی وجہ سے انہوں نے عون کا خطاب دیا۔اس طرح لفظ ''اعوان'' نسبی بھی ہے اور خطابی بھی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہونے کی نسبت اس قبیلہ کے افراد علوی بھی کہلاتے ہیں اور قطب شاہی علوی اعوان بھی ہیں اور کچھ لوگ ہاشمی بھی کہلاتے ہیں۔مختصر یہ کہ حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فرزند علی عبدالمنان تھے ان کے فرزند عون قطب شاہ غازی، قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے جدامجد ہیں۔جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے کہ قطب حیدر شاہ غازی المعروف قطب شاہ ثانی نے جہاد ہند میں بھرپور حصہ لیا۔مختلف روایات میں ان کے گیارہ فرزند عبداللہ گولڑہ، محمد شاہ کندلان یا کنڈان، مزمل علی کلگان، دریتیم جہاں شاہ، زمان علی کھوکھر، فتح علی، محمد علی ،نادر علی، کرم علی، نجف علی ہیں۔مرات مسعودی فارسی داستان دوم ص73 کے مطابق سلطان محمود غزنوی کے امراء میں سپہ سالار لشکر سالار شاہوؒ (قطب شاہی علوی اعوان) تھے اور بہت سے بڑے بڑے امیران وترکان بہادر رشتہ داران سالار شاہوؒ [قطب شاہی علوی اعوان] تھے جس جانب بھی سلطان محمود غزنی کا لشکر جاتا ملک گیر فتح حاصل ہوتی یہ سب سالار شاہو غازیؒ اوران کے قریبی رشتہ داروں کی کوششوں کا نتیجہ تھا۔قدیم عربی اور فارسی کتب کی روشنی میں برصغیر [illegible]

محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ کی اولاد سے ہونا اور ہندوستان آنا اور سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں شرکت کرنا درجنوں قدیم کتب سے تصدیق ہوتا ہے۔ نیز قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ نے انگریز مورخین کے سامنے جو تاریخ بیان کی کہ وہ قطب شاہ غزنی کی اولاد ہیں جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی غیر فاطمی اولاد سے تھے اور انہوں نے سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد میں حصہ لیا جس نے انہیں اعوان کا خطاب دیا۔ بیان کردہ سب ہی قدیم روایات کی تصدیق قدیم عربی و فارسی کتب سے ہو چکی۔ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی تاریخ وشجر ہائے نسب کی تصدیق کے لئے قدیم عربی، فارسی اوران کے ترجمہ اور اردو کی چند ایک کتابوں کے متعلقہ صفحات کے اقتباسات دیے جاتے ہیں:-

1۔ کتاب نسب قریش عربی (156-236 ھجری) میں بنی عون (اعوان) یعنی عون قطب شاہ غازی کی اولاد کی تصدیق:

''کتاب نسب قریش'' (عربی) یہ انساب عرب کی قدیم کتب میں سے ایک ہے جو دوسری صدی ہجری میں لابی عبداللہ المصعب بن عبداللہ بن المصب بن زبیر بن عوام نے تالیف فرمائی۔ کتاب نسب قریش عربی کے ص 77 پر درج ہے ''وولد علی [عبدالمنان/عبدالمناف] بن محمد [محمد الاکبر (محمد حنفیہ)] بن علی بن ابی طالب: حسناً؛ ومحمد الاکبر؛ وعبیداللہ؛ وعوناً؛ وعبداللہ؛ ومحمد الاصغر؛ وفاطمہ، ۔۔ فولد الحسن بن علی بن محمد [محمد الاکبر (محمد حنفیہ)] بن علی بن ابی طالب: علیاً، وامہ: لبابۃ بنت عبداللہ بن محمد بن علی بن ابی طالب ۔ فولد علی بن حسن بن علی بن محمد [محمد الاکبر (محمد حنفیہ)] بن علی بن ابی طالب: الحسن بن علی، وامہ علیہ بنت عون [قطب شاہ غازی] بن علی بن محمد [محمد الاکبر (محمد حنفیہ)] بن علی بن ابی طالب ۔ وولد عون [قطب شاہ غازی] بن علی [عبدالمنان] بن محمد [محمد الاکبر (محمد حنفیہ)] بن علی بن ابی طالب: محمداً؛ ورقیہ؛ وعلیۃ **بنی عون**، وامھم: مہدیۃ بنت عبدالرحمٰن بن عمر بن محمد بن مسلمۃ الانصاری۔ فولد محمد بن عون بن علی بن محمد [محمد الاکبر (محمد حنفیہ)] بن علی بن ابی طالب: علیاً؛ وحسنۃ؛ وفاطمۃ؛ وامھم: صفیۃ بنت محمد بن مصعب بن الذبیر''۔

کتاب نسب قریش عربی کی مندرجہ بالا عبارت ہی قطب شاہی علوی اعوان کی بنیاد ہے۔ مولف کتاب نسب قریش عربی کا شمار قدیم معروف نسب دانوں میں ہوتا ہے جس کا ذکر منتقلۃ الطالبیہ کے مولف نے بھی کیا ہے۔ نسب قریش عربی کے مطابق عون (قطب شاہ غازی قطب شاہی علوی اعوان) کی اولاد ''**بنی عون**'' درج ہے۔ جیسے ہاشم کی اولاد بنی ہاشم، عباس کی اولاد بنی عباس ہے۔ عون کا مطلب معاون و مددگار ہے عون کی جمع ''اعوان'' ہے۔ جیسا کہ قبل ازیں درج کیا جا چکا ہے کہ عون کی وجہ سے یہ قبیلہ اعوان مشہور ہوا اور قطب شاہ غازی کی وجہ سے قطب شاہی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی غیر فاطمی اولاد ہونے کی وجہ سے علوی ہے۔ ''عون قطب شاہ'' ہونے کا ثبوت قدیم شجرہ نسب کے علاوہ منبع الانساب فارسی میں سیّد معین الحق جھونسوی نے 830 ھجری میں اس طرح لکھا۔ ''علی عبدالمنان راپسری بود **عون عرف قطب غازی** وعون عرف قطب غازی راپسری بود اصف غازی [اسھل]''۔ قدیم نسب ناموں میں بھی ''شاہ'' حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد کے ہر نام کے ساتھ درج ہے۔ منبع الانساب کے فارسی نسخہ میں پہلی سطر میں ''علی عبدالمنان'' اور دوسری سطر میں ن کے بجائے ف نظر آ رہا ہے۔ علامہ ڈاکٹر ارشاد حسین ساحل شاہسرامی نے اردو ترجمہ کرتے ہوئے علی عبدالمناف ہی لکھا ہے۔ مرات مسعودی فارسی اور مرات الاسرار فارسی میں عبدالمنان لکھا ہے۔ میرے خیال میں عبدالمنان ہی درست ہے۔ اصل مخطوطہ بھی ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ بہرحال ''علی'' نسب کی تمام کتب میں درج ہے۔ بحرالجمان فی مناقب حالات سیّد الانس کے ص 135 پر ''عون عرف قطب غازی بابا'' بن علی بن ابوالقاسم محمد الاکبر معروف امام حنیف درج ہے۔ اور منبع الانساب فارسی میں عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ تحریر ہونے سے ''قطب شاہی'' کہلانے کی وجہ تسمیہ بھی تاریخی حوالہ سے مستند ثابت ہو چکی ہے۔ سلطان محمود غزنوی یا سبکتگین کی طرف سے اعوان کا خطاب دیے جانے کی روایت بھی قدیم شجر ہائے نسب اور تاریخوں میں ملتی ہے۔ ممکن ہے سلطان محمود غزنوی یا سبکتگین نے یہ کہا ہو کہ آپ نسبی طور پر اعوان ہیں جس کے معنی معاون و مددگار کے ہیں اور آپ نے جہاد ہند میں ہماری بھی مدد کی لہٰذا ہم بھی آپ کو اعوان کا خطاب دیتے ہیں۔ نیز معجم البلدان والقبائل الیمنیہ جلد دوم کے ص 1145 پر بھی آل عون: کے عنوان میں درج ہے قبیلہ من'' آل محمد۔۔ وآل علی'' یعنی آل عون، آل محمد (حضرت محمد حنفیہؒ جن کا نام محمد ہے کی اولاد) وآل علی (علیؓ کی اولا یعنی ''علوی'')۔ یہ قبیلہ یمن میں آباد بیان کیا گیا ہے ممکن اس کا تعلق بھی عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہو جو بنی عون نسب قریش میں درج ہے۔ عون عرف قطب شاہ غازی جن کا لقب بطل غازی تھا کے فرزند کا نام نسب قریش عربی، جمہرۃ الانساب العرب، المعقبون وغیرہ میں ''محمد''، تہذیب الانساب ونہایۃ الاعقاب میں ''محمد اشھل البقیع''، الفخری فی انساب الطالبین میں ''محمد اسھل الفصع''، منبع الانساب فارسی میں اصف غازی اور مرات مسعودی فارسی میں ملک آصف غازی درج ہے۔ اور محمد اشھل / اسھل / اصف غازی / آصف غازی یہ سب عون قطب شاہ غازی لقب بطل غازی کے فرزند کا نام ہے محمد آصف غازی کے فرزند انساب کی قدیم کتب میں ''علی'' درج ہیں۔ اور منتقلۃ الطالبیہ، مہاجران آل ابی طالب، بحر الانساب میں علی کے سات فرزند علی بن علی، موسیٰ بن علی، عیسیٰ بن علی، حسن بن علی، حسین بن علی، محمد بن علی، احمد بن علی درج ہیں۔ جب کہ منبع الانساب میں دو فرزند محمد غازی واحمد غازی، اور مرات مسعودی میں شاہ محمد غازی درج ہیں۔ واضح ہو کہ مستند کتب کے حوالہ سے صرف عون قطب شاہ غازی لقب بطل غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہی قطب شاہی علوی اعوان ہے۔

جہاں تک غوث الاعظم حضرت پیر عبدالقادر جیلانی کی طرف سے عون بن علی کو قطب الہند بنا کر ہندوستان بھیجنے اور قطب شاہی کہلائے جانے کی بات ہے وہ قطب الدین مدنی ہیں۔ منبع الانساب فارسی کے اردو ترجمہ کے ص 358 کے مطابق قطب الدین مدنی کے والد میر سیّد احمد اور حضور غوث الثقلین حقیقی چچازاد بھائی ہیں حضور غوث پاک کی ہمشیرہ بی مات حضرت میر سیّد احمد سے منسوب تھیں ان ہی سے میر قطب الدین مدنی تولد ہوئے حضرت کو مدنی اس لئے کہتے ہیں کہ حضرت میر سید احمد اپنے اہل خاندان کے ساتھ حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے تھے حج بیت اللہ کے بعد مدینہ منورہ میں روضہ رسول ﷺ پر حاضر ہوئے حضرت کی والدہ امید سے تھیں اور قطب الدین مدنی مدینہ میں پیدا ہوئے بعد میں غوث پاک کی خدمت میں حاضر ہوئے بعد کا خیال ہے کہ حضور غوث پاک کے صاحبزادے عبدالرزاق کی خدمت میں حاضر ہوئے اور باطنی تربیت حاصل کی صاحب کمال عارف باللہ تھے آپ کا مزار کڑا میں ہے آپ کو حسنی و حسینی اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ کے جد کریم عبداللہ المحیض بن حسن مثنیٰ بن امام حسنؓ کے شہزادے تھے اور امام حسینؓ کے نواسے تھے آپ کی اولاد یں کڑا اور اس کے مصافات میں موجود ہیں۔ نیز غوث پاک کے تمام خلفاء کے نام قدیم کتب میں موجود ہیں لیکن عون بن علی یا عون بن یعلی نامی کوئی بھی بزرگ غوث پاکؒ کے خلفیہ نہیں گزرے۔ زاد الاعوان وباب الاعوان سے قبل کسی بھی انساب کی عربی و فارسی کتاب میں قطب شاہ بغدادی یا غوث پاک کی طرف سے قطب الہند بنا کر بھیجا جانا ثابت نہیں ہے۔ انساب کی قدیم عربی و فارسی کتب میں صرف عون عرف قطب شاہ غازی (جداعلیٰ قطب شاہی علوی اعوان) از اولاد محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہی قطب شاہی علوی اعوان ثابت ہے۔ جو عون قطب شاہ مدنی ثمہ غزنی رخراسان کی اولاد سے ہیں اور ان کی اولاد جو قطب شاہی کہلاتی تھی نے سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد میں حصہ لیا۔

2۔ فی تسمیۃ من ولد الام امیر المومنین ابی الحسن علی بن ابی طالب علیہ السلام عربی (214۔277ھ):

فی تسمیۃ من ولد الام امیر المومنین ابی الحسن علی بن ابی طالب علیہ السلامؑ تالیف ابی الحسن یحییٰ بن جعفر بن عبیداللہ بن الحسین بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (214۔277ھ) قدیم اصل مخطوطہ کے ص 24 پر درج ہے ''**والعقب من علی بن محمدبن علی بن ابی طالب علیهم السلام من عون بن علی وامه ام ولد. والعقب من عون بن علی بن محمدبن علی من محمدبن عون وامه مهدیه بنت عبدالرحمن بن عمرو بن محمد بن مسلمة الانصاری. والعقب من ولدمحمدبن عون بن علی بن محمدبن علی بن ابی طالب علیه السلام من علی بن محمد، وامه صفیة بنت محمدبن مصعب بن الذبیر بن العوام.** اصل قدیم قلمی مخطوطہ 30 صفحات پر مشتمل ہے۔ اسی کو بنیادی ماخذ جانتے ہوئے السیّد مہدی الرجائی الموسوی نے دیگر انساب کی کتب کے تقابلی جائزہ کے بعد تین جلدوں پر مشتمل کتاب المعقبون ترتیب دی۔ اس کے علاوہ محمد الکاظم نے بعد از تحقیق اسی کے حوالہ سے کتاب المعقبین، قم

ایران سے 2001ء میں طبع کروائی۔فارس حسون کریم نے بھی المعقبون کے نام سے کتاب ترتیب دی۔

3۔المعقبون من آل ابی طالب عربی (1427 ھجری):

المعقبون من آل ابی طالب عربی جلد سوم تالیف السیّد مھدی الرجائی الموسوی 1427 ھجری قم ایران سے شائع ہوئی کے ص393 سے مختصراً اقتباس درج کیا جاتا ہے "اماعون[قطب شاہ غازی]بن علی بن محمدالحنفیه ،فاعقب من ولده:محمداشهل البقیع، امه مهدیه بنت عبدالرحمن بن عمروبن محمدبن مسلمه الانصاری۔امامحمداشهل البقیع بن عون، فاعقب من سبعة رجال، وهم:علی امه صفیه بنت محمدبن حمزه بن مصعب بن الزبیربن العوام ،وموسیٰ له عقب، والحسن له بقیه بالهند، وعیسیٰ،واحمد،ومحمد،والحسین۔اماعلی بن علی بن محمداشهل البقیع،فاعقب من ولدیه، وهما: عیسیٰ له عقب بمصر،وابوتراب محمدالقتیل الاحول بمصرولد۔اماعیسیٰ بن علی بن علی بن محمداشهل البقیع ،فاعقب من ثلاثه رجال، وهم : ابوتراب الحسن، وابوزبیه القاسم له ولد بمصر،والحسین التوم۔اما الحسین التوم بن عیسیٰ بن علی بن علی ، فاعقب من ولده : محمد،اما محمدبن الحسین التوم، فاعقب من ولده: الحسین له عقب ۔واما ابوتراب محمدبن علی بن علی محمداشهل البقیع ،فاعقب من ولده محمد،امامحمدبن محمدبن علی بن علی ،فاعقب من ولده: ابی علی الحسین قتلته الروم وله اولاد۔واما موسیٰ بن علی بن محمد اشهل البقیع ، فاعقب من رجلین، وهما: ؛حمزة، والحسین، ولهما عقب واولادبمصر واخوة فی صح ۔" اسی کتاب کے ص423 کے مطابق الحسن بن محمد الصوفی بن یحییٰ الصوفی بن عبداللہ بن محمد بن عمر الاطرف ؓ کی اولا دکوفہ بصرہ، مصر میں کثیر ہے اورالحسن بن محمد الصوفی کی شادی حمدونہ بنت الحسن بن علی بن محمد بن عون (قطب شاہ غازی جداعلیٰ قطب شاہی علوی اعوان) بن علی بن محمد ابن الحنفیہ ؓ، کی شادی الحسن بن محمد الصوفی جو کہ حضرت عمر اطرف ؓ کی اولاد سے تھے ہوئی تھی اوران کی اولاد طبرستان میں درج ہے۔عون (قطب شاہ) بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہ ؓ) کی بیٹی علیہ کی شادی علی بن الحسن بن علی عبدالمنان بن محمد حنفیہ ؓ کے کے ساتھ ہوئی تھی ان کے بطن سے الحسن بن علی تھے۔المنتقلة الطالبیہ کے ص352 کے مطابق حسن بن علی بن محمد بن عون (قطب شاہ غازی) کی اولاد ہند میں آباد ہے مندرجہ بالا عبارت سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ طویل فاصلہ پر ہجرت کے باد جود اس خاندان میں رشتہ داریاں ہوتی رہیں اوران تمام علویان کا آپس میں رابطہ و تعلق موجود تھا۔اورعون قطب شاہ غازی کی بیٹیوں کے رشتے اور نسب نامے بھی انساب کی کتب میں درج ہیں۔

4۔کتاب المعقبین من ولد الامام امیر المومنین ابی الحسن علی بن ابی طالب ؓ علیہ السلام عربی (214-277 ھجری):

کتاب المعقبین من ولد الامام امیر المومنین ابی الحسن علی بن ابی طالب ؓ علیہ السلام تالیف ابی الحسن یحییٰ بن جعفر بن عبیداللہ بن الحسین بن امام زین العابدین ؓ المدنی العلوی النسابہ المحقق (214۔277ھ) تحقیق محمد الکاظم طبع قم ایران 2001ء کے ص101 پر یوں درج ہے "والعقب من عون بن علی بن محمدبن علی من محمد بن عون وامه مهدیه بنت عبدالرحمن بن عمرو بن محمد بن مسلمة الانصاری۔والعقب من ولدمحمدبن عون بن علی بن محمدبن علی بن ابی طالب من علی بن محمدوامه صفیة بنت محمدبن مصعب بن الذبیر بن العوام۔ المعقبین کے ص72 کے مطابق رقیہ بنت عون [قطب شاہ غازی] بن علی بن محمد حنفیہ ؓ کا عقد عبداللہ بن داؤد بن الحسن مثنیٰ بن امام حسن ؓ سے ہوا تھا۔جس سے ثابت ہوا کہ عون قطب شاہ غازی جداعلیٰ قطب شاہی علوی اعوان کی بیٹی رقیہ بنت عون کی شادی عبداللہ بن داؤد بن الحسن مثنیٰ بن امام حسن ؓ سے ہوئی تھے۔یعنی بیٹیوں کے رشتے اور نسب نامے بھی انساب کی کتب میں درج ہیں۔

5۔کتاب المقالات والفرق عربی (301) ھجری:

کتاب المقالات والفرق تالیف سعد بن عبداللہ الاشعری مولف کی وفات 301 ھجری میں ہوئی ص178 پر علی الاکبر بن محمد الاکبر (محمد حنفیہ) کی اولاد درج کی ہے۔

6۔جمہرۃ انساب العرب (384 ھجری):

جمہرۃ انساب العرب کے مولف لابی محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم الاندلسی 384ھ میں پیدا ہوئے اور 456 ھجری میں وفات پائی آپ ؒ نے جمہرۃ انساب العرب کے نام سے نسب کی کتاب تصانیف فرمائی جو انساب کی کتب میں اہم اور مستند ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے جمہرۃ الانساب کے ص59 پر درج ہے "وولدعلی بن محمدبن الحنفیه :اسماعیل،ومحمد، وعبدالله،وعبیدالله،والحسن،وعون ؛ کان عقبهم بالمدینه۔ وولد عون بن [علی]بن محمدبن الحنفیه :محمد،امه مهدیة بنت عبدالرحمن بن عمروبن محمدبن مسلمة الانصاری وعقبه متفرق ۔"عون بن علی عبدالمنان بن محمد الاکبر (محمد حنفیہ ؓ) کی اولاد مدینہ اور متفرق مقامات پر بیان کی گئی ہے۔

7۔تاریخ بیہقی (385 ہجری۔470 ہجری) میں قطب شاہی علوی اعوان کا ثبوت:

تاریخ بیہقی میں سلطان مسعود بن سلطان محمود غزنوی کے حالات درج ہیں۔سالار مسعود غازی نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ 424 ھجری آل محمود (سلطان مسعود بن سلطان محمود غزنوی) کے دور میں جام شہادت نوش کیا۔ملاحظہ ہو مرات مسعودی فارسی (1005 ھجری۔1094 ھجری) و مرات الاسرار فارسی (1005 ھجری ۔1094 ھجری)۔تاہم تاریخ بیہقی جلد اوّل ص57 پر علویان و غازیاں کے حوالہ سے درج ہے "این قوم مستحق هم نیکوئهاهستندبگوی تاقاضی ورئیس وخطیب ونقیب علویان وسالارعلویان وسالارغازیان راخلعتهاراست کندهم اکنوں‌از رئیس ونقیب علویان وقاضی زرواز آن دیگرزر آندود" یہ علویان و غازیاں کون ہیں جیسا کہ منبع الانساب فارسی، مرات مسعودی فارسی، فرہنگ آصفیہ میں سالار مسعود غازی سے لیکر عون قطب شاہ غازی تک شجرہ نسب میں ہر نام کے ساتھ غازی ہونا درج ہے۔ان علویان و غازیاں کی تصدیق لباب الانساب والالقاب والاعقاب عربی تالیف ابی الحسن بن ابی القاسم بن زید البیہقی المتوفی 565 ھجری کے ص727 پر سے بھی یوں ہوتی ہے:۔"فصل فی ذکرالسادات والاشراف الذین یاخذون الارزاق وریوع (فی جمیع النسخ :کانوا)الاوقاف من دیوان غزنه ونواحیهاء باهتمام نقیب النقباء ابی محمدالحسن بن محمدالحسینی ۔اولاد محمدبن الحنفیه: علی بن الحسین، وابناء الحسین بن علی، والقاسم بن علی،ومنصوربن علی وحمزه بن علی وعبدالملك بن علی و سکینه بنت علی و رسیة بنت علی" ۔تاریخ بیہقی اور لباب الانساب کی مندرجہ بالا عبارت سے حضرت محمد بن حنفیہ ؓ کی اولاد کا سلطنت ہند وغزنی و گرد و نواح سے منسلک ہونا ثابت ہے۔نیز یہ کہ قطب شاہی علوی اعوان از اولاد محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ قبیلہ اور حضرت عمر الاطرف ؓ کی اولاد کے علاوہ علویوں میں سے کوئی بھی سلطان محمود غزنوی یا آل محمود کے ہمراہ جہاد کا دعویٰ نہیں کرتا۔لہذا تہذیب الانساب، لباب الانساب، منبع الانساب، تاریخ فیروز شاہی، اخبار الاخیار، مرات مسعودی اور مرات الاسرار، کی راویات سے یہ بات ثبوت کو پہنچی کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ از اولاد حضرت محمد حنفیہ سبکتگین، سلطان محمود غزنوی اور آل محمود کے دور میں ان کے ہمراہ جہاد میں شامل رہے۔جس کا ثبوت تاریخ بیہقی میں درج سالار علویان (علوی فوج کا جرنیل) سے بھی ہوتی ہے

8۔تہذیب الانساب ونہایۃ الاعقاب عربی (449 ھجری) ہند میں علوی اعوان قبیلہ کے آنے کی تصدیق از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ:

تہذیب الانساب ونہایۃ الاعقاب 449 ھجری میں ابی الحسن محمد بن ابی جعفر نے تالیف فرمائی اس کے صفحات 273و274 پر درج ہے ''**والعقب من علی بن محمد بن امیر المومنین علی بن آبی طالب صلوات الله علیهم من عون بن علی والحسن بن علی الاقبیش [خ:الاقباش]۔ والعقب من ولد عون [عرف قطب غازی]بن علی[عبدالمنان] بن محمد ابن الحنفیه فی محمد صاحب القبر بالبقیع وحده ومنه فی علی بن محمد اشهل البقیع ومنه فی علی بن علی وموسی بن علی والحسن بن علی قال ابن ابی جعفر له بقیه بالهند،فاما علی بن علی بن محمد اشهل البقیع فولده عیسی بن علی بن علی بن محمد اشهل البقیع له عقب بمصر،ابوتراب القتیل الاحول له بمصر ولد،وابوتراب هذا هو الحسن بن محمد بن عیسی بن علی بن علی بن محمد اشهل البقیع واخوه القاسم ابو زیبة بن محمد بن عیسی بن علی بن علی له ولد بمصر،والحسین بن عیسی بن علی بن علی التوم فولده محمد بن الحسین ومنه فی الحسین بن محمد له عقب واما محمد بن علی بن علی بن محمد اشهل البقیع فولده مسحمد بن محمد وحده ومنه فی ابی علی الحسین بن محمد بن محمد قتلته الروم وله اولاد، واما موسی بن علی بن محمد اشهل البقیع فله من حمزة بن موسی والحسین بن موسی هما عقب واولاد بمصر واخوه فی صح''**

تہذیب الانساب ونہایۃ الاعقاب عربی 449 ھجری میں تالیف ہوئی۔اس میں علی بن علی،موسیٰ بن علی والحسن بن علی کے علاوہ باقی عیسیٰ بن علی،احمد (غازی) بن علی،محمد (غازی) بن علی والحسین بن علی کی اولاد ہندوستان میں آباد ہونا درج ہے۔جس کا مزید ثبوت منبع الانساب فارسی میں درج احمد بن علی کو احمد غازی اور محمد بن علی کو محمد غازی درج کرتے ہوئے ان کی اولاد کا شجرہ نسب سالار مسعود غازی بھانجہ سلطان محمود غزنوی تک درج کیا ہے۔اور سلطان محمود غزنوی کی وفات 421 ھجری میں ہوئی اور سالار مسعود غازی (قطب شاہی علوی اعوان) کی شہادت 424 ھجری میں ہوئی۔اس طرح یہ بھی ثابت ہوا کہ سلطان محمود غزنوی کے دور میں لکھی جانے والی عربی کتب میں محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد درج ہے۔تہذیب الانساب سلطان محمود غزنوی کے انتقال کے 18 سال بعد شائع ہوئی۔

9۔**منتقلة الطالبیه عربی** (471 ھجری) میں قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا ہند آنے کی تصدیق:

منتقلة الطالبیه عربی تالیف ابی اسماعیل ابراہیم بن ناصر ابن طباطبا،سلطان محمود غزنوی کے انتقال 421ھ کے 50 سال بعد 471 ھجری میں شائع ہوئی۔اس کے ص 352 پر درج ہے ''**ذکر من ورد الهند من ولد محمد بن الحنفیه، منهم ولد علی بن محمد بن الحنفیةؒ(بالهند) من ولد الحسن بن علی بن محمد اشهل[آصف] البقیع ابن عون[قطب شاه غازی] بن علی(عبدالمنان)۔منتقلة الطالبیه عربی کے ص 303 پر درج هے ''(بمصر) علی بن اشهل[آصف] البقیع ابن عون[قطب شاه غازی] بن علی [عبدالمنان]بن محمد[الحنفیه]بن علی[حضرت علی کرم الله وجهه] بن ابی طالب (ع) عقبه علی بن علی اعقب، وموسی اعقب والحسین[الحسن] اعقب وسواهم فی المشجر ة عیسی و احمد[غازی]ومحمد[غازی]و الحسین۔''ص 331(نصیبین نواح کوفه) درج هے''(بنصیبین) الحسن بن محمد بن الحسن بن اسحاق الموتمن عقبه ابوالحسن محمد وابوالقاسم احمد ویعرفا بابنا المحمدیه فان امهما رقیه بنت ابی تراب محمد العسل(ا) ابن علی بن علی بن محمد العسل البقیع بن عون[قطب شاه غازی] بن علی بن محمد بن الحنفیه''۔ص 215 پر درج هے''(بطبرستان) ابوالحسین یحیٰی بن الحسن بن محمد الصوفی ابن یحییٰ الصوفی بن عبدالله بن محمد بن عمر الاطرف، امه حمدونه بنت الحسن بن علی بن محمد[آصف غازی] بن عون[قطب شاه غازی] بن علی بن محمد بن الحنفیه''۔**

352 کے مطابق علی بن محمد الاکبر (حضرت محمد حنفیہ) بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد کا ہند میں آباد ہونا درج ہے۔نیز عون قطب شاہ غازی کی اولاد مصر میں آباد ہونا،**نصیبین** نواح کوفہ میں رقیہ بنت ابی تراب محمد العسل اور طبرستان میں عون قطب شاہ غازی کی اولاد سے حمدونہ بنت الحسن کی اولاد بیان کی گئی۔اس طرح منتقلۃ الطالبیہ میں تین مختلف مقامات پر عون قطب شاہ غازی کی اولاد درج کی گئی ہے۔یاد رہے کہ آل ابی طالب کی اولاد جہاں جہاں ہجرت کر کے گئی وہ سب اس میں درج ہے اور الحمد للہ ثم الحمد للہ منتقلۃ الطالبیہ کے ص 303 پر عون قطب شاہ غازی کے سات پڑپوتوں ۱۔علی بن علی،۲۔موسیٰ بن علی،۳۔حسن بن علی،۴۔عیسیٰ بن علی،۵۔حسین بن علی،۶۔احمد [غازی] بن علی،۷۔محمد [غازی] بن علی بن محمد عسل [محمد آصف غازی] بن عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن محمد [الحنفیہؒ] بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے نام درج ہیں۔قطب شاہی علوی اعوان کے شجرہ نسب کے مصدقہ ثبوت اور ان کا ہندوستان آنا بھی درج ہے۔یاد رہے کہ **منتقلة الطالبیه** عربی 471 ھجری میں تالیف ہوئی۔اور قطب شاہی علوی اعوان کی اولاد سے متعلق تہذیب الانساب عربی میں درج ہے کہ علی بن علی موسیٰ بن علی والحسن بن علی کے علاوہ باقی ہند میں آباد ہیں۔لباب الانساب کے مطابق حسن بن علی کی اولاد بھی ہند میں آباد ہے۔اور منبع الانساب فارسی کے مطابق محمد غازی واحمد غازی پسران شاہ [علی] غازی بن اصف غازی بن عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان غازی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ہند میں آباد ہونا درج ہے۔نیز منبع الانساب فارسی جو 600 سالہ قدیم نسب کی کتاب ہے میں یہ بھی درج ہے کہ عون قطب شاہ غازی کی اولاد بہت ہے اور اکثر سادات اشراف سالار مسعود غازی کے ہمراہ ہندوستان تشریف لائے۔قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی تاریخ جو صدیوں سے زبانی بیان کی جاتی ہے اس کے مستند ہونے کا ثبوت قدیم کتب نسب قریش عربی،تہذیب الانساب عربی،لباب الانساب عربی،منتقلۃ الطالبیہ عربی ومہاجران آل ابی طالب فارسی،منبع الانساب فارسی،مرات مسعودی فارسی ومرات الاسرار فارسی وغیرہ میں بھی درج ہے۔

10۔مہاجران آل ابی طالب فارسی (471 ھجری) میں قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا ہند آنے کی تصدیق:

مہاجران آل ابی طالب فارسی (471 ھجری) تالیف ابو اسماعیل ابرہیم بن ناصر بن طباطبا۔اس کا فارسی ترجمہ 1372 ھجری میں محمد رضا عطائی نے کیا اور دیگر انساب کی کتب کے حوالہ بھی دیے۔مہاجران آل ابی طالب میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ،کی فاطمی اولاد حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ اور غیر فاطمی اولاد حضرت محمد الاکبر (محمد الحنفیہؒ)،حضرت عباس علمدارؓ اور حضرت عمر الاطرف،حضرت عقیلؓ وحضرت جعفر طیارؓ کی اولاد کے شجرہائے نسب اور جن جن مقامات وشہروں میں ہجرت کر کے آباد ہوئے وہ بھی درج ہیں۔الحمد للہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے جد اعلیٰ حضرت عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد الحنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد کا ہند میں آنا اور عون [قطب شاہ غازی] اولاد،شجرہائے نسب وجائے سکونت بھی درج ہیں۔الحمد للہ تاریخی اعتبار سے یہ ایک بہت بڑا ثبوت ہے۔اور شاید ہی اس سے زیادہ کسی کے پاس ثبوت ہو۔مہاجران آل ابی طالب فارسی کے ص 255 پر ہند کے عنوان میں درج ہے ''ذکر واردین به هند از اولاد محمد بن حنفیه از جمله برخی از فرزندان علی بن محمد بن حنفیه:بعضی از فرزندان حسن بن علی بن محمد اشهل بقیع فرزند عون[قطب شاه غازی] بن علی [عبدالمنان]''۔مزید صفحه 232 پر درج هے "علی بن اسهل[اصف] بقیع بن عون[قطب شاه غازی] بن

علی[عبدالمنان] بن محمد[الحنفیه]بن علی[حضرت علی کرم الله وجهه] بن ابی طالب(ع)،بازماندگانش عبارتنداز:علی بن علی۔وی فرزندانی داشته:موسیٰ،حسین۔این دونیزبازماندگانیداشته ند۔ومطابق مشجره:عیسیٰ،احمد[غازی]،محمد[غازی]وحسین"۔ص 246پرنصیبین کے عنوان سے تحریرھے"ذکراسامی واردین به نصیبین از اولاد اسحاق موتمن فرزند جعفر صادق(ع)از جمله برخی از اولاد اسحاق موتمن:حسن بن محمدبن حسن بن اسحاق موتمن۔بازمندگانش عبارتنداز:ابوالحسن محمدوابوالقاسم احمدکه، این دومعروف به پسران محمدیه هستند،زیرامادرشان رقیه دخترابوتراب محمد(عسل)فرزندعلی بن علی بن محمد[عسل ؍اصف غازی]ابن عون[قطب شاه غازی جداعلیٰ قطب شاهی علوی اعوان]ابن علی بن محمد بن حنفیه است"۔ص 192پرذکراسامی واردین به طبرستان از اولاد عمراطرف،از جمله برخی از فرزندان عبدالله بن محمدبن عمراطرف:۱۔ابوالحسن یحییٰ بن حسن بن محمدصوفی پسر یحییٰ صوفی فرزند عبدالله بن محمد بن عمر اطرف، مادرش حمدونه دختر حسن بن علی بن محمد[اصف غازی] ابن عون[قطب شاه غازی جداعلیٰ قطب شاهی علوی اعوان] بن علی بن محمدبن حنفیه است۔بنابه نقل این ابی جعفر وی فرزندانی داشته است"۔اس کتاب میں بھی علی بن محمد الاکبرالمعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد کا ہند میں ہجرت کرنا اور بنی عون علوی(قطب شاہی علوی اعوان) کا مصر میں ہونا اور حمدونہ دختر حسن بن علی بن محمد[آصف غازی] ابن عون[قطب شاہ غازی جداعلیٰ قطب شاہی علوی اعوان] بن علی بن محمد بن حنفیہ۔اور رقیہ دختر ابوتراب محمد(عسل)فرزند علی بن علی بن محمد[عسل؍اصف غازی] بن عون[قطب شاہ غازی جداعلیٰ قطب شاہی علوی اعوان] بن علی بن محمد بن حنفیہؒ کا نہ صرف شجرہ نسب درج ہے بلکہ ان کی اولاد کا بھی ذکر موجود ہے۔اور الحمد اللہ ص 232پرعون قطب شاہ غازی کے سات پڑپوتوں ا۔علی بن علی،۲۔موسیٰ بن علی،۳۔حسن بن علی،۴۔عیسیٰ بن علی،۵۔حسین بن علی ،۶۔احمد[غازی] بن علی،۷۔محمد[غازی] بن علی بن محمد عسل[محمد آصف غازی] بن عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن محمد[الحنفیہؒ] بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے نام درج ہیں۔

11۔لباب الانساب والالقاب والاعقاب عربی(565 ھجری) سلطنت غزنویہ کے ساتھ حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد کا منسلک ہونا:

لباب الانساب والالقاب والاعقاب تالیف ابی الحسن بن ابی القاسم بن زید البیہقی التونی565 ھجری کے ص 727 پر درج ہے"**فصل فی ذکر السادات والاشراف الذین یاخذون الارزاق وریوع (فی جمیع النسخ :کانوا)الاوقاف من دیوان غزنه ونواحیهاء باهتمام نقیب النقباء ابی محمدالحسن بن محمدالحسینی ۔اولاد محمدبن الحنفیه: علی بن الحسین، وابناء الحسین بن علی، والقاسم بن علی،ومنصوربن علی وحمزه بن علی وعبدالملك بن علی و سکینه بنت علی و رسیة بنت علی"** ۔ کتاب ہذا میں عون قطب شاہ غازی از اولاد محمد حنفیہؒ کی اولاد کا غزنی ونواح میں سلطنت غزنی سے منسلک ہونا درج ہے۔جس سے ثابت ہوا کہ قطب شاہی علوی اعوان سلطان محمود غزنوی کے بعد بھی 565 ھجری تک سلطان محمود غزنوی کی آل کے دور میں بھی غزنی ونواحی علاقوں میں سلطنت کا حصہ تھے۔

12۔الفخری فی انساب الطالبین(572 ھجری۔614 ھجری):

الفخری فی انساب الطالبین کے مصنف اسماعیل بن الحسین بن محمد بن الحسین بن احمد المرندی الامروزثانی 572 ھجری میں پیدا ہوئے اور 614 ھجری میں وفات پائی۔الفخری فی انساب الطالبین کے ص165 و166 پر درج ہے"**[اعقاب محمدبن الحنفیه]واما ابوالقاسم محمدالاکبرالمعروف به((ابن الحنفیه))الذی لاخلاف فیه الی ستة رجال وهم:علی بالمدینه((برغوث))وقیل:هوالعویذوابراهیم بحران۔وعیسی بفسا۔والقاسم بالمدینه وامه محمدیة وجعفرالثالث المحدث بفارس واسحاق بفارس،بنوعبدالله الثانی ابن جعفر الاکبرالثانی ابن ابی جعفرعبدالله راس المدری وامه آمنه الکبری بنت الحسین الاصغر ابن علی ذین العابدین علیه السلام۔لاان علی بن محمدزعم بعض النساب انه انقرض، وذکرابوعبدالله ابن طباطبا وابوالغنائم انه اعقب، وهوالصحیح، وهم جماعة بالموصل و مصروواسط والهند،علی مااوردفی کتابه ابوالغنائم وابصر قوما منهم۔وانتهی عقبه الی ولد علی بن محمداسهل الفصح ابن عون[عرف قطب غازی] بن علی بن محمدالحنفیة۔اماعلی برغوث،فعقبه من محمدالمدنی العالم وحده ویعرف وقیل:لعویفه،وامه جعفریة"**۔ الفخری فی انساب الطالبین میں محمد اشھل البقیع کے بجائے محمد اسھل الفصح درج ہے۔جبکہ منبع الانساب میں اصف غازی،مرات مسعودی میں ملک آصف غازی اور دیگر کتب میں "محمد" درج ہے۔اسھل یا عسل سے اصف بولنے میں ایک ہی صوتی آواز ہے۔اس لئے محمد اشھل،محمد اسھل،محمد عسل و محمد اصف تینوں ایک ہی نام ہیں واللہ العالم بالصواب۔

12۔رسائل اعجاز(اعجاز خسروی)فارسی(665ہجری۔725ہجری):

رسائل اعجاز(اعجاز خسروی)فارسی تالیف امیر خسرو رسالہ اولی میں درج ہے"طراءۃ العود:۔۔درقصبہ بہرائچ از مزار معطر سپہ سالار شہید ہمہ ہندوستان بوی عود گرفتہ است"ابن بطوطہ نے سفر نامہ ہند میں سالار مسعود غازی کا نام"عوذ" لکھا ہے اور اس کی تصدیق امیر خسرو سے بھی ہوتی ہے۔تاریخ فیروز شاہی میں سید ضاءالدین برنیؒ نے پورا نام سالار مسعود غازی درج کیا ہے۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سالار مسعود غازیؒ ہندوستان کے اوّلین شہداء میں سے ہیں۔

14۔التذکرۃ فی الانساب مطہرۃ(709ہجری):

التذکرۃ فی الانساب مطہرۃ،للعلامۃ النسابہ احمد ابوالفضل جمال الدین بن ابی المعالی محمد بن المھنا بن ابی الحسن علی بن المھنا بن ابی علی الحسن بن ابی المنصور محمد بن مسلم بن المھنا بن ابی العلاء مسلم الامیر بن ابی علی محمد الامیر بن ابی الحسین محمد الاشتر بن ابی علی عبیداللہ الثالث بن علی عبیداللہ الثانی بن علی الصالح بن عبیداللہ بن الحسین الاصغر بن الحسین بن علی بن ابی الطالب العلوی کی تصنیف ہے کتاب ہذا709 ہجری سے پہلے لکھی گئی۔اس کے ص 272 پر علی بن علی بن محمد[آصف غازی] بن عون[قطب شاہ غازی] بن علی بن محمد الحنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد درج ہے۔تہذیب الانساب ونہایۃ الاعقاب عربی کے مطابق علی بن علی،موسیٰ بن علی والحسن بن علی کی اولاد مصر وروم کے علاوہ باقی ہند میں آباد ہونا درج ہیں۔

15۔سفرنامہ ابن بطوطہ(725 ھجری۔755 ھجری):

مشہور عربی مورخ ابن بطوطہ نے اپنا سفر کا آغاز 725 ھجری سے کیا اور 755 ھجری واپس اپنے وطن پہنچا۔کتاب رحلۃ ابن بطوطہ المساۃ تحفۃ النظار فی غرائب الامصر وعجائب الاسفار الجزء الثانی عربی کے ص83 پر درج ہے"**وقصدالسلطان و نحن معه الی مدینة بهرائج(وضبط اسمها بفتح الباء الموحدة وهاء مسکن ورامالف ویاء آخر الحروف مکسورة وجیم)وهی مدینة حسنة فی عدوة نهر السرو وهو واد کبیر شدید الانحدار واجازة السلطان ... زیارة قبر الشیخ الصالح البطل سالار عود[مسعود] الذی**

فتح اکثر تلك البلاد وله اخبار عجیبة و غزوات مهیرة و تکاثر الناس ''سفرنامہ ابن بطوطہ جس کا اردو ترجمہ خان بہادر مولوی محمد حسین ریٹائرڈ سیشن جج نے کیا ہے کے صفحہ 206 پر سلطان الشہداء سالار مسعود غازیؒ قطب شاہی علوی اعوان کا ذکر یوں کیا ہے'' بادشاہ شیخ سالار مسعودؒ کی قبر کی زیارت کے لیے دریا پار گیا شیخ سالار مسعود غازی نے اس نواح کے اکثر ملک فتح کیے ہیں اور ان سے متعلق عجیب عجیب باتیں مشہور ہیں''۔ابن بطوطہ نے مرات مسعودی کی تصانیف سے تقریباً تین سو سال پہلے سالار مسعود غازی سے متعلق لکھا ہے کہ انہوں نے گرد و نواح کے اکثر ممالک فتح کیے۔اس سے یہ ثابت ہوا کہ مرات مسعودی میں سالار مسعود غازیؒ کے جو جنگی کارہائے نمایاں درج ہیں وہ مرات مسعودی سے بھی تین سو سال پہلے مشہور تھے۔جو مرات مسعودی کے مصدقہ ہونے کی دلیل ہے۔

16۔تاریخ فیروز شاہی فارسی (1285ء۔1357ء):

تاریخ فیروز شاہی فارسی ضیاء الدین برنی (1285ء۔1357ء) نے سلطان فیروز شاہ تغلق کے دور حکومت میں تصنیف فرمائی۔اس طرح تاریخ فیروز شاہی تقریباً 650 سال پہلے 780 ہجری میں لکھی گئی۔اور یہ تاریخ فرشتہ سے بھی تقریباً ڈھائی سو سال پرانی کتاب ہے۔تاریخ فیروز شاہی میں درج ہے۔ "سلطان محمد شاہ تغلق بعداز فارغ فتنہ عین الملك از بنگر مئوعزیمت بطرف بھرائچ نمودوسپہ سالار مسعود غازی راکه از غزاۃ سلطان محمود سبکتگین بودزیارت کرد ومجاوران روضه او زرها وصدقات بسیار داده از بھرائچ احمدایاز را برسرراه لکھنوتی نامزد کرده خودنیزمتوجه آنحدود گشت "۔تاریخ فرشتہ ترجمہ عبدالحی خواجہ ایم اے مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور جلد اوّل کے ص 441 پر درج ہے'' بادشاہ سرکدواری سے عازم بہرائچ ہوا اور حضرت سپہ سالار مسعود غازی کے مقبرہ کی زیارت کی۔حضرت مسعود سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے۔مرات مسعودی سے تین سو سال قبل لکھی جانے والی کتاب تاریخ فیروز شاہی میں سالار مسعود غازی کو سلطان محمود غزنوی کے ساتھ کے غازیوں میں لکھا ہے۔اور ایک نسخہ میں بھانجہ لکھا ہے۔جس سے مرات مسعودی میں درج مندرجات کی بھی تصدیق ہوتی ہے۔اسی طرح منبع الانساب جو تقریباً 600 سال قبل سیّد معین الحق جھونسوی نے لکھی میں بھی سالار مسعود غازیؒ کو سلطان محمود غزنوی کا بھانجا لکھا ہے اور سالار مسعود غازی کا شجرہ نسب بھی درج کیا ہے۔نیز یہ بھی درج کیا ہے کہ اکثر سادات اشراف سالار مسعود غازیؒ کے ہمراہ ہندوستان تشریف لائے۔

17۔منبع الانساب فارسی (830 ہجری) 600 سال پرانی کتاب میں قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب اور سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد میں شرکت کی تصدیق:

منبع الانساب فارسی 830ھ کے مولف سیّد معین الحق جھونسوی کتاب ہذا کے صفحات 103 و 104 پر رقمطراز ہیں" حضرت شاہ ابوالقاسم محمدحنیف بن علی بن ابی طالب علیه السلام که حنفیه مشهوراست روزدوشنبه سنهشانزده هجرة بمدینه ومدت شصت و پنج سال عمر یافت در سن احدی و ثمانین (هشتادویك) در عهدعبدالمالك مروانی وفات یافت و جمعی از کتابیه دعویٰ کندکه او آمده است و اوراسه پسر بودمد ابوالهاشم وعلی عبدالمنان و سیدجعفر! وجعفر راپسری بود عبدالله نام و علی عبدالمناف[عبدالمنان] راپسری بود عون عرف قطب غازی وعون عرف قطب غازی را پسری بود آصف غازی و آصف غازی راپسری بودسیّدشاه غازی وسیّدشاه غازی رادوپسر بودندشاه محمدغازی و شاه احمدغازی درسبزوارکرفت چنانچه بشترسادات سبزواری از نسل اواندعلی هذاالقیاس!سیّدحامدخان سبزواری که قبراودرقلعه مانك پوراست از نسل سیّد احمدغازی است چنانچه بسیار فرزندان سیّد احمدغازی اندوسیّد محمدشاه غازی که برادرکلاں سیّد شاه احمدغازی بود اورایك پسربودسیّدطیب غازی اورایك پسردسیّدطاهرغازی اوراپسری بود سیّد عطاالله غازی اورا پسری بودسیّد شاهوغازی وسیّدشاهوغازی اوند همشیره سلطان محمود غزنوی کتخدا بودندازویك پسر بود حضرت سیّد سعیدالدین سالارمسعودغازی و ایشان سادات علوی اندوازسادات و شرطاتی درهندهمراه ایشان آمده اند وابوهاشم بن محمدحنیف بن علیؑ آں است که عباسیان رابخلافت بشارت دادوکتاب وصایاامیرالمومنین علی از وبسته ونسل ایشان اکنون در شیراز باشند ذکرپسران دیگر ونسل پسران دیگرحضرت شاه مرتضیٰ علی بن ابی طالب علیه السلام که سوائے ازبطن حضرت فاطمه علیه السلام بودند تمام شد"

منبع الانساب فارسی (830 ھجری) کی مندرجہ بالا عبارت کا اردو ترجمہ ڈاکٹر ارشاد احمد رضوی ساحلؔ شاہسرامی ص 363 تا 365 پر رقمطراز ہیں'' حضرت شاہ ابوالقاسم محمد حنیف بن علی مرتضیٰ بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا، محمد حنفیہ کے نام سے مشہور ہیں آپ کی ولادت 16 ھجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔عمر مبارک پینسٹھ سال تھی۔۸۱ ھجری میں عبدالمالک بن مروان کے عہد حکومت میں پیر کے دن وصال ہوا۔کتابیوں کا ایک گروہ دعویٰ کرتا ہے کہ آپ قریب قیامت ظہور فرمائیں گے (اسی طرح کی اور بھی بعض بے سروپا حکایت آپ سے منسوب ہیں)۔آپ کے تین صاحبزادے:۱۔ابو ہاشم ،۲۔علی عبدالمناف [عبدالمنان] ،۳۔جعفر۔آپ کے چودہ صاحبزادے اور دس صاحبزادیاں تھیں لیکن نسل تین صاحبزادوں سے چلی:ابو ہاشم جعفر علی ادست اسرار ہم (خاندان مصطفیٰ، ص،۱۴۴) حضرت کا وصال مدینہ طیبہ یا طائف میں ہاس (مسالک السالکین، ۱/۱۸۲) حضرت جعفر کے ایک صاحبزادے عبداللہ تھے۔حضرت علی عبدالمناف [عبدالمنان] کے ایک صاحبزادے عون عرف قطب غازی تھے۔حضرت عون عرف قطب غازی [جداعلیٰ قطب شاہی اعوان] کے ایک صاحبزاے آصف غازی تھے اور آصف غازی کے ایک صاحبزادے [علی] شاہ غازی، [علی] شاہ غازی کے دو صاحبزادے شاہ محمد غازی اور شاہ احمد غازی تھے۔شاہ احمد غازی نے سبزاوار کو اپنا وطن بنایا۔چنانچہ سادات سبزاواری بھی شاہ احمد غازی کی نسل سے ہیں جن کا مزار مبارک قلعہ مانکپور میں ہے۔حضرت سید احمد غازی کی اولاد بہت ہیں۔سید شاہ احمد غازی کے بڑے بھائی سید شاہ محمد غازی کے ایک صاحبزادے سید طیب غازی ہیں جن کے ایک صاحبزادے سید طاہر غازی ہیں۔سید طاہر غازی کے ایک صاحبزادے سید عطاء اللہ غازی اور ان کے صاحبزادے سید ساہو غازی ہیں۔سید ساہو غازی کی شادی سلطان محمود غزنوی کی ہمشیرہ کے ساتھ ہوئی۔ان سے ایک صاحبزادے سید سعید الدین سالار مسعود غازی ہیں۔آپ سادات علوی سے ہیں۔اکثر اشراف سادات حضرت سید سالار مسعود غازی کے ہمراہ ہندوستان تشریف لائے ہیں۔حضرت محمد حنفیہ بن علی مرتضیٰ کے بڑے صاحبزادے حضرت ابو ہاشم عبداللہ ہیں جنہوں نے عباسیوں کو خلافت کی بشارت دی اور آپ نے ہی حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے وصایا شریف قلم بند فرمائے۔آپ کی نسل ابھی شیراز میں ہے۔''

منبع الانساب جس میں قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا مستند شجرہ نسب درج ہے۔اس طرح منبع الانساب تاریخ قطب شاہی علوی اعوان کا سب سے اہم قدیم اور مستند ماخذ ہے۔جس نے قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی تاریخ جو وہ زبانی بیان کرتے تھے سچ ثابت کر دی۔منبع الانساب میں یہ بھی درج ہے کہ عون قطب شاہ غازی کی اولاد بہت ہے اور یہ بھی درج کیا کہ اکثر سادات اشراف سالار مسعود غازیؒ کے ہمراہ ہندوستان تشریف لائے۔

18۔عمدۃ الطالب فی نسب ال ابی طالب (848 ھجری):

عمدۃ الطالب فی نسب ال ابی طالب (عربی) الشریف جمال الدین احمد بن علی بن الحسین بن علی مھناعنبہ بن علی بن محمد بن یحییٰ بن محمد بن یحییٰ بن محمد الاکبر بن داؤد بن موسیٰ الثانی بن عبداللہ الرضا بن موسیٰ الجون بن عبداللہ المحض بن حسن المثنی بن امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 848 ھجری میں تالیف کی کے ص 145 تا 147 محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ کی اولاد درج کی ہے اس میں محمد بن حنفیہؒ کی اولاد کا عجم یعنی ہند میں آنا اور علی بن محمد حنفیہؒ کی اولاد کا اقتباس بذیل ہے:۔''**فولدابوالقاسم محمدبن الحنفیه اربعة و عشرین ولدامنهم اربعة عشرذکراًقال الشیخ تاج الدین محمدبن**

معية: بنو محمد ابن الحنفيه قليلون جداليس بالعراق و لابالحجاز منهم احدوبقيهم ان كانت فى مصروبلادالعجم، والكوفة منهم بيت واحد هذا كلامة فالعقب المتصل الان من محمد من رجلين على جعفر قتل يوم الحرة"۔۔ "واماعلى بن محمد بن الحنفيه وهوالكبر فمن ولده ابو محمد الحسن ابن على و المذكور كان عالما فاضلا ادعنه الكيسانيه اماماًواوصى الى ابنه على فاتخذته الكيسانيه اما ما بعد ابيه ومنهم ابو الحسن تراب محمد ابن المصرى الملقب ثلثاوخردية ابن عيسٰى بن على بن محمد بن على بن على المذكور قتل بمصر وله عقب منتشر بقال لهم بنو ابى تراب هذا كله كلام الشيخ ابى الحسن العمرى -وقال الشيخ ابو نصر البخارى: كل المحمديه من ولد جعفربن محمدوقال فى موضع آخر: اعقب على وابراهيم وعلى وعون اولاد محمدبن على ثم انقرض نسلهم ولايصح ان يريدبعلى هذا الاصغر فانه دارج وهذامعقب منقرض والله سبحانه ا علم" . مولف عمدة الطالب نے ابونصر بخاری مولف سر السلسلة العلویہ کی روایت کوقلمبند کرتے ہوئے یہ لکھا کہ وہ علی اصغر تھے۔جبکہ عون قطب شاہ غازی علی اکبر کی اولاد سے ہیں۔

19۔بحرالانساب عربی(900ھجری):

بحرالانساب عربی تالیف السید محمد بن احمد بن حمیدالدین الحسینی نجفی(900ھجری)جو1999ءالمدینہ منورہ سعودیہ سے شائع ہوئی کے ص245پرعون(قطب شاہ غازی)بن علی بن محمد الاکبر(محمد حنفیہؒ) بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد درج ہے ۔علی بن علی، موسیٰ بن علی ،الحسن بن علی، عیسٰی بن علی ، محمد(غازی)بن علی، احمد(غازی)بن علی والحسین بن علی بن محمد [آصف]عون[قطب شاہ]بن علی[عبدالمنان]بن محمد الحنفیہ درج ہیں۔تہذیب الانساب میں علی بن علی وموسیٰ بن علی والحسن بن علی کے علاوہ باقی ہند میں آباد ہونابیان کیے گئے ہیں۔منتقلۃ الطالبیہ کےص352حسن بن علی کی اولاد بھی ہند میں ہے۔منبع الانساب کے مطابق احمد(غازی)بن علی ومحمد(غازی)بن علی کی اولاد بھی ہند میں آباد ہے۔اس طرح الحسن بن علی، عیسٰی بن علی، محمد(غازی)بن علی، احمد(غازی)بن علی والحسین بن علی کی اولاد ہند میں آباد ہے ۔محمد غازی کی اولاد سے قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ ہے۔

20۔سراج الانساب فارسی(976ھجری):

سراج الانساب فارسی تالیف علامہ نسابہ سید احمد بن محمد بن عبدالرحمٰن کیاء گیلانی(976ھجری)تحقیق سید مہدی رجائی کے ص174پرعلی بن محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاددرج ہے۔

21۔تحفۃ الطالب عربی(997ہجری):

تحفۃ الطالب عربی تالیف سید محمد الحسین بن عبداللہ الحسینی ثمرقندی المدنی(997 ھجری) کےص103پرعلی بن محمد الحنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد درج ہے۔

22۔طبقات اکبری فارسی(949ہجری۔1014ہجری):

طبقات اکبری فارسی تالیف خواجہ نظام الدین احمد ترجمہ وترتیب محمد ایوب قادری کے ص321پردرج ہے"سلطان بانگرتوئے[بانگرمنو بہ سے] بہرائچ گیااور سپہ سالار مسعود شہید۳ کی (قبر) کی زیارت کی جو سلطان محمود غزنوی کے قرابت دار تھے۔حاشیہ۳ میں درج ہے سالار مسعود غازی برصغیر کے اولین غازی وشہید ہیں،لیکن افسوس کہ ان کے حالات کسی مستند تاریخی ماخذ میں نہیں ملتے۔ان سے متعلق جو کتابیں مرات مسعودی (عبدالرحمان چشتی) لکھی گئی ہیں، وہ بہت بعد میں مرتب ہوئیں۔ان کی تاریخ پیدائش اور تاریخ شہادت میں بھی اختلاف ہے،لیکن زیادہ تر۴۲۴ھ میں شہید ہونا بیان کیا گیا ہے۔(ق)

23۔اخبارالاخیار فارسی(958ھ-1052ھجری):

اخبارالاخیار فارسی تالیف حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی(958ھ-1052ھ)مترجم مولانا محمد عبدالاحد قادری ص408پردرج ہے"تاریخ فیروز شاہی میں ہے کہ آپ کا اصل نام دراصل سپہ سالار مسعود غازی تھا،آپ سلطان محمود غزنوی کے ساتھ کے غازی تھے سلطان محمد تغلق جب بہرائچ جاتا تو آپ کے مزار مقدس کی ضرور زیارت کیا کرتا تھا اور وہاں کے مجاوروں کو بہت مال دیا کرتا تھا"حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے بھی تقریباً چارسو سال سے زیادہ عرصہ پہلے اپنی کتاب میں سالار مسعود غازیؒ کو سلطان محمود غزنوی کے ساتھ کے غازی لکھا ہے۔اخبارالاخیار کا حوالہ حضرت عبدالرحمٰن چشتی نے مرات الاسرار میں دیا ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ اخبارالاخیار پہلے کی تصانیف ہے۔اس سے مرات مسعودی ومرات الاسرار کے مندرجات کی تصدیق ہوتی ہے۔

24۔تاریخ فرشتہ فارسی(1019ھجری بمطابق1611ء):

تاریخ فرشتہ محمد قاسم فرشتہ نے 1605ء میں لکھنا شروع کی اور 1611ء میں مکمل ہوئی۔تاریخ فرشتہ فارسی از آغاز تا بابر نویسندہ محمد قاسم ہندوشاہ استرآبادی ناشر چاپی:انجمن آثار ومفاخر فرہنگی ناشر دیجیتالی:مرکز تحقیقات رایانہ ای قائمیہ اصفہان کے صفحہ 255 پردرج ہے"واز انجا بہ بھرائچ رفتہ وقبر سالار مسعود را کہ از اقارب سلطان محمود غزنوی بود" مزید صفحہ 256 پرطبقات اکبری 211/1 کے حوالہ سے درج ہے"وسلطان از بانگرمنو بہ بھرائچ رفت وسپہ سالار مسعود شہید را کہ از قرابت سلطان محمود غزنوی بود زیارت کرد"

تاریخ فرشتہ جلد دوم مترجمہ مولوی محمد فدا علی صاحب طالب 1345ھ۔1926ء حیدرآباد دکن کے ص29پردرج ہے"بادشاہ نے سرکدواری سے بھرائچ کا سفر کیا اور حضرت سید سالار مسعود غازی کی قبر کی زیارت کی حضرت مسعود سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے اور آل محمود کے عہد میں غیر مسلموں سے لڑ کر خدا کی راہ میں شہید ہوئے" آل محمود سے مراد سلطان مسعود بن محمود غزنوی 424ھجری ہے۔

تاریخ فرشتہ تصنیف محمد قاسم فرشتہ جو1605ء تا1611ء میں لکھی گئی جس کا ترجمہ عبدالحی خواجہ ایم اے نے کیا اور شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور نے شائع کی جلد اوّل کے ص441پردرج ہے"بادشاہ سرکدواری سے عازم بہرئچ ہوا اور حضرت سپہ سالار مسعود غازی کے مقبرہ کی زیارت کی۔حضرت مسعود سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے اور آل محمود[مسعود بن محمود424ھ]کے عہد حکومت میں غیر مسلموں کے ہاتھوں جام شہادت پیا" مولف تاریخ فرشتہ نے بھی زائد از چارسو سال پہلے سالار مسعود غازی کو سلطان محمود غزنوی کا بھانجا(رشتہ دار) لکھا اور آل محمود میں شہادت لکھی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ سالار مسعود غازیؒ کی شہادت 424ھ آل محمود یعنی سلطان مسعود بن سلطان محمود غزنوی کے دور میں ہوئی۔

25۔تاریخ خان جہانی ومخزن افغانی فارسی(1021ھجری بمطابق1624ء):

تاریخ خان جہانی ومخزن افغانی فارسی (1021ھجری بمطابق 1624ء) تالیف خواجہ نعمت اللہ ہروی ترجمہ ڈاکٹر محمد بشیر حسین ص179-178پردرج ہے"مسلمان ہر سال سالار مسعود غازی کا نیزہ بلند کرکے بہرائچ کے بازاروں میں پھرتے تھے سلطان نے یہ رسم بند کردی" حاشیہ۱۔(سالار مسعود غازی)محمود غزنوی کا بھانجا تھا۔لشکر کے ساتھ بہرائچ آیا تھا۔اس کی عمر انیس سال تھی۔۴۲۴ہجری میں ہندوؤں کے خلاف جہاد کرتا ہوا شہید ہو گیا تھا اس کی یاد میں بہرائچ کے مسلمان ہر سال

نیزہ لے کر بازاروں میں نکلتے تھے۔(جرنل ایشاٹک سوسائٹی بنگال،۴۲،۷:۶۱)۔نیز مخزن کے ص 326 پر ان افغان سرداروں کے نام درج ہیں جو سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد میں رہے۔ملک سلیمان لودھی، ملک خانوں، ملک داؤد، ملک احمد، ملک یحیٰ، ملک محمود، ملک غازی، ملک عامون، ملک کمال، ملک بہرام وملک ساہو۔یہاں افغان سرداروں سے مراد بوجہ آبادکاری نسلاً ملک سالاہو(سالار ساہو) علوی ہیں۔پشتو ڈکشنری ریاض المحبت تالیف محبت خان(1805ء) میں درج ہے سالار ساہو زابل کے سردار تھے اور ان کا ایک ہی لڑکا(سالار مسعود غازی) پیدا ہوا جس کی قبر بہرائچ میں ہے۔

26۔سفینۃ الاولیاء فارسی(1023 ھجری۔1067 ھجری) بمطابق(1615-1659ء):

سفینۃ الاولیا فارسی تالیف شہزادہ داراشکوہ قادری(1615-1659ء) میں درج ہے"از سرداران وغازیان لشکر سلطان محمود غزنوی اندر اوائل اسنام در ہندوستان فتوحات بسیار نموده اند و درجه شهادت رسیده.شهادت ایشان در چهارصدونوزده هجری بوده"ترجمہ محمد علی لطفی ص 205 پر لکھتے ہیں"شیخ سالار مسعود غازی قدس سرہ: شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے لکھا ہے کہ آپ سلطان محمود غزنوی کے لشکر کے غازیوں اور سرداروں میں ہیں۔اوائل اسلام میں ہندوستان میں بہت سی فتوحات کیں۔آپ نے درجہ شہادت حاصل کیا۔خوارق وکرامات وفات کے بعد ظاہر ہوئیں۔آپ کے معتقدین کا بڑا گروہ ہے آپ کی شہادت 449[419] ھجری میں ہوئی قبر قصبہ بہرائچ میں ہے۔ہر سال عرس کی فاتحہ میں سینکڑوں لوگ دور دراز سے حاضری دیتے ہیں اور نذرونیاز کرتے ہیں"سفینۃ اولیاء کے مولف نے بھی سالار مسعود غازی کو سلطان محمود غزنوی کے لشکر کے سرداران وغازیاں میں لکھا ہے اور شہادت کی تاریخ چارصدونوزدہ یعنی 419 ھجری درج کی ہے۔جب کہ مرات مسعودی، مرات الاسرار، معارج الولایت، تذکرۃ الشہداء، خزینۃ الاصفیاء، فرہنگ آصفیہ، اسلامی معلومات کا انسائیکلوپیڈیا اور سلطان الشہداء وغیرہ میں آپؒ کی تاریخ شہادت 424 ھجری ہی درج ہے۔

27۔مرات مسعودی فارسی(1005 ھجری۔1094 ھجری) سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی تاریخ:

مرات مسعودی فارسی تالیف عبدالرحمٰن چشتی العباسی العلوی(1005 ھجری۔1094 ھجری) جہانگیر کے دور میں تصنیف فرمائی اس میں سلطان الشہداء سعیدالدین سالار مسعود غازی کے حالات تاریخ محمودی از ملامحمد، تاریخ فیروزشاہی از ضیاء الدین برنی، تاریخ فیروزشاہی تالیف سراج عفیف اور قدیم ہندی تاریخ ازاچاریہ منی بھدرنام زناردار وکیل راجہ کوہ کے حوالہ سے تصانیف کی گئی ہے کتاب ہذا کے ص 7 کے پر سالار مسعود غازیؒ کا شجرہ نسب یوں درج ہے"**سالارمسعودغازیؒ بن سالارساهوغازی [برادرملك قطب حيدر، سالارسيف الدين علوی] بن عطاالله غازی[برادرحيات الله و نورالله] بن طاهرغازی بن طيب غازی بن محمدغازی بن عمر[علی]غازی بن ملك آصف غازی [محمد]بن بطل غازی[عون عرف قطب شاه غازی] بن عبدالمنان غازی[علی] بن محمدحنفيه بن اسد الله الغالب علی ابن ابی طالب كرم الله وجهه**"۔مرات مسعودی، قطب شاہی علوی اعوان تاریخ کا مستند اور نادر ماخذ اور تاریخ کا ایک حصہ ہے جس میں قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے عظیم سپوت سلطان الشہداء سالار مسعود غازی اور سالار ساہو غازی کے جنگی کارہائے نمایاں درج ہیں فتح سومنات کا ذکر بطور خاص درج ہے۔مرات مسعودی فارسی کے اہم نادر اور مستند چار نسخہ جات کی عکسی نقول ہم نے کتابخانہ گنج بخش مرکز تحقیقات فارسی ایران اور مولانا آزاد لائبریری مسلم یونیورسٹی علی گڑھ انڈیا سے حاصل کیے اور ان چار نسخہ جات کے تقابلی جائیزہ کے بعد کتابخانہ گنج بخش مرکز تحقیات فارسی اسلام آباد کے بوسیدہ نسخہ 1075 ھجری کا متن ترتیب دے کر پہلی مرتبہ تاریخ قطب شاہی علوی اعوان میں معہ اردو ترجمہ شائع کیا جارہا ہے۔بوسیدہ نسخہ کا دیگر نسخہ جات کے بغیر ترجمہ ہو ہی نہیں سکتا تھا۔یہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے عظیم سپوت سلطان الشہداء سالار مسعود غازیؒ کے جہاد ہند میں کارہائے نمایاں کے علاوہ ان کے خاندانی حالات، شجرہ نسب اور کشف وکرامات پر مشتمل سب سے قدیم تاریخ بزبان فارسی ہے۔تاریخ ابن کثیر عربی، تاریخ فیروزشاہی فارسی، تاریخ فرشتہ فارسی، منبع الانساب فارسی، اخبار الاخیار فارسی، سفینۃ اولیاء فارسی، طبقات اکبری، معارج الولایت وتاریخ اودھ وغیرہ میں بھی سالار مسعود غازیؒ کا سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد میں شرکت کا ذکر موجود ہے۔جس سے مرات مسعودی کے مندرجات کی تصدیق ہوتی ہے۔اس طرح مرات مسعودی، قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی سب سے قدیم تاریخ ہے۔

28۔انساب الطالبین(1043 ھجری):

انساب الطالبین تالیف لابی عبداللہ حسین بن عبداللہ الحسینی السمر قندی القاہرۃ 1043 ھجری میں تالیف ہوئی کے ص 167 پر درج ہے"واما علی بن محمد بن الحنفیہ فانہ اعقب ابا محمد الحسن وکان عالما وادعتہ الکسانیہ امام بعد ابیہ ومن علی بن علی لہ عقب یقال لھم بنوابی تراث وقد عقب علی بن محمد الحنفیہ من عون والحسن ولھم عقب"

29۔مرات الاسرار فارسی(1065 ھجری) سالار مسعود غازیؒ کا جہاد ہند میں شرکت کی تصدیق:

مرات الاسرار فارسی تالیف عبدالرحمٰن چشتی 1065 ھجری اصل فارسی مخطوطہ 498 صفحات پر مشتمل ہے اس کا اردو ترجمہ مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری نے کیا ہے جو 1263 صفحات پر مشتمل ہے جو جنوری 2010ء میں الفیصل ناشران تاجران کتب اردو بازار لاہور نے شائع کی۔مرات الاسرار کی تالیف میں حضرت عبدالرحمٰن چشتیؒ نے تقریباً 47 کتابوں سے استفادہ فرمایا جو قبل ازیں اولیاء کرام تصنیف فرماچکے تھے۔یہ کتاب اسلامی تاریخ کے پہلے ایک ہزار سال کی مکمل تاریخ تصوف ہے۔جس میں رسول اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک سے لے کر مصنف کے وقت تک تمام سلاسل طریقت، مشائخ عظام اور ان کے بیان کردہ حقائق کی پوری تصویر نہایت ہی عالمانہ اور فاضلانہ انداز میں پیش کی گئی ہے۔کتاب مرات الاسرار میں حضرت سلطان الشہداء امیر سالار مسعود غازیؒ(قطب شاہی علوی اعوان) اور سالار ساہو غازی(قطب شاہی علوی اعوان) کا سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں جنگی کارہائے نمایاں فارسی مخطوطہ کے صفحہ 142 تا 158 اور اردو ترجمہ کے ص 439 تا 462 پر درج ہیں۔مرات مسعودی کے علاوہ مرات الاسرار بھی سالار مسعود غازیؒ قطب شاہی علوی اعوان پر ایک مستند اور قدیم تاریخ ہے۔کتاب ہذا کے اردو ترجمہ کے صفحہ 533 پر حضرت خواجہ احمد یسویؒ پیر ترکستان جو سالار مسعود غازی(قطب شاہی علوی اعوان) کے یک جدی ہیں اور صفحہ 936 پر شمس الدین ترک پانی پتی علوی از اولاد محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حالات درج ہیں۔مرات الاسرار میں سالار مسعود غازی کے والد حضرت سالار ساہو بن عطااللہ علوی از اولاد محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ لکھا ہے۔اور سالار مسعود غازی کو سلطان محمود غزنوی کا بھانجا لکھا ہے۔بلکہ مرات الاسرار فارسی کی اصل عبارت کا ایک پیرا نقل کیا جاتا ہے۔ص 142 پر درج ہے"ذکر ان حضرت معبود سلطان الشهداء امیرمسعود سالار غازی قدس سره بن سپه سالار امیر ساهو بن میر عطاالله علوی که سلسله نسب شریفش به محمدحنفیه بن علی مرتضیٰ کرم الله وجهه منتی می شود و مادرش سترمعلا خواهر سلطان محمودسبکتگین بودولادتش روزیکشنبه وقت صبح صادق اوّل ساعت آفتاب جهانتاب بتاریخ بست ویکم ماه شعبان[رجب]المعظم سنه خمس واربعمائیه در شهر متبرکه دارالاسلام اجمیر واقع شد نام اصلی او امیر مسعود است وصاحب تاریخ فیروز شاهی و دیگر مورخان اورسپه سالار مسعود غازی از غزات سلطان محمودسبکتگین مینویسد"۔ترجمہ"حضرت معبود، سلطان الشہداء امیر مسعودؒ بن سپہ سالار امیر ساہو بن عطااللہ علوی کا نسب حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جاملتا ہے۔آپ کی والدہ ستر معلیٰ سلطان محمود غزنوی کی ہمشیرہ تھیں۔آپؒ کی ولادت اتوار کے دن صبح صادق کے وقت یکم شعبان[رجب] 405 ھجری میں شہر متبرک دارالسلام اجمیر شریف میں ہوئی آپؒ کا اصل نام امیر مسعود ہے اور تاریخ فیروزشاہی اور دیگر تواریخ میں آپؒ کا نام سپہ سالار مسعود غازی ہے جو غزوات سلطان محمود سبکتگین میں شریک ہوئے"۔انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں مرات الاسرار فارسی کا اصل نسخہ کی عکسی نقول اور ترجمہ بھی شائع کیا جائے گا تاکہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہونے ایک اور مستند تاریخ قارئین کرام تک پہنچائی جاسکے۔

30۔تھذیب حدائق الالباب فی الانساب(1138 ھجری):

تھذیب حدائق الالباب فی الانساب 49ھ کے مولف للعلامہ الجلیل الشیخ ابی الحسن الشریف بن محمد طاہر الفتونی العاملی 1138 ھجری میں فوت ہوئے اس کتاب کی ترتیب وتحقیق السیّد مہدی الرجائی کتاب ہذا کے ص 89 پر لکھتے ہیں "**محمدابن الحنفیه بن علی بن ابی طالب وله خمسه بطون:" البطن الرابع: علی بن محمد، کذا علی نسله عون [قطب شاه غازی]،نسله محمد،نسله علی،نسله علی، وله نسلان:محمدبن علی نسله محمد، نسله محمد، نسله الحسین، نسله حیدرة،وعلی بن علی نسله محمد،نسله الحسن،وله ستة انسال: احمدومحمد،والمهدی،والحسن نسله، اسماعیل، وعلی له نسلان: المحسن، والحسن، والحسین، نسله محمد۔واسماعیل بن الحسن نسله محمدنسله ابراهیم۔**" کتاب ہذا میں علی بن محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) کی اولاد اور عون قطب شاہ غازی کی اولاد بھی درج ہے۔

31۔خزینۃ الاصفیاء فارسی(1281 ھجری):

خزینۃ الاصفیاء فارسی تالیف مفتی غلام سرور لاہوری قدس سرہ (1244ھ-1307ھ) نے 1281 ھجری میں تالیف فرمائی اس کا ترجمہ پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی ایم اے نے کیا ہے۔اس کی جلد ششم ص 152 تا 161 پر آپؒ کے حالات تفصیل سے درج ہیں مختصر اقتباس درج کیا جاتا ہے "شیخ مسعود غازی قدس سرہ:۔آپ علوی سادات عظام میں سے تھے۔حضرت محمد حنفیہ بن علی کرم اللہ وجہہ کی نسبت سے سلسلہ نسب حضور نبی کریم ﷺ سے ملتا ہے۔آپ کے والد میر ساہو بن عطاءاللہ علوی تھے آپ کی والدہ ماجدہ ستر معلیٰ سبکتگین غزنوی کی بیٹی تھیں۔آپ کا اسم مبارک میر مسعود تھا۔دہلی کے نواح میں آپ کا نام پیر پلہم مشہور تھا۔دیار خراسان میں رجب سالار سے مشہور تھے بعض مقامات پر میاں غازی اور میاں بالی کے ناموں سے پکارے جاتے تھے۔بالا پیر اور جھیلا پیر آپ کا ہی لقب تھا۔آپ کا لقب مبارک سلطان الشہداء اور سید الشہید تھا اہل تصوف کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ کی شہادت کے بعد جو بھی شہادت کے رتبہ پر فائز ہوا تو آپ کی اتباع میں شہید ہوا۔آپؒ کی تاریخ شہادت کے حوالہ سے ص 161 پر رقمطراز ہیں "معارج الولایت کے مصنف نے آپ کا سن وفات 424 ھجری لکھا ہے تذکرۃ الشہداء اور دوسرے تذکرہ نویس اسی تاریخ کو درست مانتے ہیں مگر صاحب سفینۃ الاولیاء نے آپ کا سن وفات 429[419] ھجری تحریر کیا ہے میرے خیال میں صاحب سفینۃ الاولیاء کی تاریخ درست نہیں ہے۔یعنی تاریخ شہادت 424 ھجری ہی ہے۔

32۔فرہنگ آصفیہ اردو(1878ء) میں قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے شجرہ نسب کا ثبوت:

فرہنگ آصفیہ جو چار جلدوں پر مشتمل ہے مولوی سیّد احمد دہلوی نے 1868ء کو لکھنا شروع کیا اور 1878ء میں دہلی سے شائع کیا۔جلد اوّل ص 312 اولیائے ہند کے عنوان سے درج ہے سے مختصر اقتباس درج کیا جاتا ہے "سالار مسعود غازی عرف بالے میاں۔ہندوستان میں بلحاظ زمانہ سب سے پہلے آپ ہی شہدائے ہند میں نامور ہوئے آپ سالار ساہو بن عطااللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن محمد غازی کے فرزند رشید ہیں آپ کے نسب نامہ سے تقریباً ہر ایک بزرگ کا غازی ہونا پایا جاتا ہے۔محمد غازی دراصل عمر[علی] غازی بن ملک آصف غازی بن بطل غازی[عون عرف قطب غازی] بن عبدالمنان[علی عبدالمناف] بن محمد حنفیہ ابن اسداللہ لغالب حضرت علی رحمۃ اللہ علیہم کے فرزند دلبند تھے سالار مسعود غازی نے بارہویں پشت میں اکیسویں رجب ۴۰۵ ہجری روز یکشنبہ کو بوقت صبح صادق اجمیر شریف میں بطن مادر سے جلوہ فرمایا۔14 رجب 424 ھجری کو بھڑائچ میں جہاد کر کے تیر سے شربت شہادت نوش کیا۔آپ سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے آپ کے والد ماجد سلطان محمود غزنوی کے سپہ سالار رہے۔پھر آپ ان کی وفات کے بعد اپنے والد ماجد کے عہدہ پر ممتاز ہوئے۔"

33۔تاریخ اودھ اردو(1914ء):

تاریخ اودھ تالیف مولانا حکیم محمد نجم الغنی خان رامپوری نے 1914-1910 کے ص 11 پر پروفیسر محمد ایوب قادری کتاب ہذا کی جلد اوّل کے مقدمہ میں رقمطراز ہیں "مسلم اقتدار کی روایت کا آغاز سالار مسعود غازی کی مجاہدانہ سرگرمیوں سے ہوا سالار مسعود کا مزار بہرائچ میں واقع ہے"۔تاریخ اودھ حصہ سوم کے ص 271 تا 273 پر یوں درج ہے "سالار مسعود غازی کی حقیقت۔نواب آصف الدولہ کا ان کے میلے کو جانا اوپر بیان ہوا ہے اسلیے انکی حقیقت پر یہاں روشنی ڈالتا ہوں۔بہرائچ مقامی نام لکھنؤ سے ۸۰ میل اتر کی جانب ہے۔یہاں سالار مسعود غازی کی درگاہ اور رجب سالار کا مقبرہ ہے۔سنتے ہیں کہ رجب سالار تغلق شاہ کے بھائی تھے اور سالار مسعود غازی کے حق میں اختلاف ہے۔مناقب اولیاء میں لکھا ہے کہ اولاد محمد بن حنفیہ سے ہیں جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بیٹے تھے۔مرآت الاسرار میں ان کو سید علوی بتایا ہے۔محمود غزنوی کے بھانجے تھے ان کی ماں کا نام ستر معلےٰ ہے اور باپ کا نام سالار ساہو ہے۔21 رجب 405 ہجری روز یکشنبہ کی صبح صادق کے وقت اجمیر میں پیدا ہوئے مرات الاسرار میں ان کی ولادت 21 شعبان کی لکھی ہے (تولد ناصر دین) تاریخ ولادت ہے غزانامہ مسعود سے معلوم ہوتا ہے کہ سومنات معروف بہ دوارکا زمین گجرات علاقہ جوناگڑھ کی لڑائی میں سلطان محمود کے ساتھ شریک تھے۔جب سلطان رائے جیپال کو مغلوب کر کے مع مال غنیمت غزنی کو لوٹ گیا تو مسعود ہندوستان میں رہ گئے بہت سے مقامات فتح کر کے مال اور سپاہ کثیر جمع کی۔دہلی کے راجہ رائے سیپال اور اس کے بیٹے گوپال سے سخت معرکہ پیش آیا گوپال کے ہاتھ سے ان کی ناک پر زخم آیا اور ایک دانت بھی ٹوٹ گیا لیکن فتح ان ہی کے ہاتھ میں رہی سالار مسعود نے سلطان محمود کے نام کا خطبہ پڑھا اس کے بعد قنوج کو گئے اور دریائے گنگا کے کنارے مقام کیا اجیپال ان کے مقابلے کی تاب نہ لایا اطاعت اختیار کی۔سالار نے اکثر رایان اطراف کو شکست دے کر مطیع کیا۔ابو محمد چشتی کے مرید تھے۔بہرائچ میں ایک ہندو فقیر بالارکھ نامی رہتا تھا مسعود نے جہاد کے لیے اس مقام پر چڑھائی کی اور سورج کنڈ کو جو ہندوؤں کا معبد عظیم تھا مسمار کیا وہاں رائیوں سے سخت لڑائی ہوئی شہردیو کے ہاتھ سے ان کی شہ رگ پر ایک تیر لگا جس سے روح بدن سے پرواز کر گئی وہیں دفن ہوئے 21 رجب 405 ہجری تاریخ ولادت ہے اٹھارہ سال گیارہ مہینے 24 روز دنیا کی ہوا کھائی انیسویں سال اوّل وقت عصر روز یکشنبہ 14 رجب 424 ہجری کو شہادت پائی درگاہ ان کی اہل عالم کی زیارت گاہ ہے سال میں ایک بار میلا ہوتا ہے دور دور سے لوگ میدنی کے ہمراہ آتے ہیں اجلاف قوم کے آدمی دور ونزدیک سے لال لال نیزوں کے ساتھ ہزاروں ڈفائی گانے بجاتے ساتھ لے کر اپنی اپنی بستیوں سے نکلتے ہیں اور یہاں آکر نذر وتحائف گذارنتے ہیں غرضیکہ جیٹھ کا پہلا اتوار اس میلے کا پہلا دن عوام میں جو بالا پیر نام سید مسعود کا مشہور ہے وہ بالارکھ کی رعایت سے ہے بالا سے مراد بالارکھ اور پیر سے مقصود سید مسعود ہے۔مقبرہ سید مسعود میں سیدھی طرف ایک گوشے میں چھوٹا سا گول حوض ہے اس کو بالا کنڈ کہتے ہیں کوئی ہندو اس کو اگن کند بالارکھ اور کوئی بالارکھ کو دھونی ظاہر کرتا ہے قبر کی نذر کا مال مجاوران درگاہ اور کنڈ کو پوجا کے محاصل پنڈے قوم ہندو پاتے ہیں مجاوروں اور پنڈوں کے باہم اس آمدنی میں کچھ رسم اور معاہدہ ہے"۔

34۔تذکرۃ الانساب اردو(1322 ہجری):

تذکرۃ الانساب تالیف مولانا سید امام الدین احمد بن مولانا مفتی سید عبدالفتاح 1322 ہجری کے صفحہ 31 پر یوں درج ہے "سید سالار مسعود غازی شہید قدس سرہ نسب نامہ آپ کا سید مسعود غازی بن سید محمود عرف میر ساہو بن سید عبداللہ عرف عطااللہ بن سید رحمت اللہ بن سید عبدالکریم بن امیر حمید بن محمد حنیف بن امیر المومنین سیدنا علی مرتضٰی کرم اللہ وجہہ یہ بزرگ قدمائے اولیائے کاملین اور مشاہیر کبرائے سادات سے ہیں والدہ آپ کی ستر معلّٰی سلطان محمود سبکتگین کی حقیقی بہین تھیں 21 رجب 405ھ کو [illegible] 424ھ کو [illegible]

درج نہیں کیا۔البتہ مولف کااس بات پر اتفاق ہے کہ میر ساہو بن عطا اللہ کے فرزند تھے اور حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں۔

35۔گلوسری آف دی ٹرائبز اینڈ (1892ء)

گلوسری آف دی ٹرائبز اینڈ کاسٹس آف دی پنجاب اینڈ نارتھ ویسٹ فرنٹئر پراونسیز کے مصنف ای ڈی میکلیگن اینڈ ایچ اے روز نے سر ڈینزل ابٹسن KCSI کی پنجاب مردم شماری رپورٹ 1892ء کی بنیاد پر مرتب کی اور یہ پہلی مرتبہ 1911ء میں شائع ہوئی تھی اس کا اردو ترجمہ ذاتوں کا انسائیکلو پیڈیا کے ص 40 پر ''اعوان'' کے عنوان کے حوالہ سے لکھتے ہیں ''ایک روایت کے مطابق اعوان جو عرب ماخذ کے دعویدار ہیں قطب شاہ کی اولاد ہیں اور ہندوستان پر حملہ آور ہونے والی مسلمان افواج کے ساتھ بطور ''مددگار'' گئے۔ کپورتھلہ میں ایک اور روایت انہیں علوی سادات ثابت کرتی ہے جنہوں نے عباسیوں کی مخالفت کی اور بھاگ کر سندھ آ گئے، بالآخر وہ سبکتگین کے حلیف بنے جس نے انہیں اعوان کا خطاب دیا لیکن اس قبیلے کے بارے میں دستیاب بہترین بیان یہ ہے کہ اعوان یقیناً عرب ماخذ رکھتے ہیں اور قطب شاہ کی نسل سے ہیں۔لیکن کہا جاتا ہے کہ وہ ہرات پر حکومت کرتا تھا اور ہندوستان پر محمود غزنی کے حملے کے وقت اس کے ساتھ مل گیا۔اس کے بیٹوں میں سے چھ ساتھ آئے: گوہر شاہ یا گورارا جو سکیسر کے قریب آباد ہوا؛ کلان شاہ یا کلگان جو دھن کوٹ (کالاباغ) کے قریب آباد ہوا؛ چوہان جس نے دریائے سندھ کے قریب پہاڑیوں کو بسایا۔کھوکھر یا محمد شاہ جو چناب کے کنارے مقیم ہوا؛ توری اور جھجھ جن کی اولادیں اب بھی تیراہ اور گردونواح میں آباد بتائی جاتی ہیں۔۔۔قطب شاہ کی اولاد ہونے کے دعویدار ہونے کے باعث اعوانوں کو اکثر قطب شاہی بھی کہا جاتا ہے''

Glossary of the Tribes and Castes of the Punjab & North West Frontier Province Based on the Census Report for the Punjab 1883 by late Sir DENZIL EBBETSON,K.C.S.I., and the Census Report for the Punjab, 1892, by the Hon. Mr. E.D.Mac LAGAN,C.S.I., & compiled by H. A. ROSE VOL-II,1911,Page No.26 as appended below:-"Awans, who claim Arab origin, are descendants of Qutb Shah, him self descended from Ali, and were attached to the Muhammadan armies which invaded as auxiliaries,whence their name. In Kapurthala a moer precise version of their legend makes them Alwi Sayyids, who opressed by the Abbassides, sought refuge in Sindh; and eventually allied themselves with Sabuktagin, who bestowed on them the title of Awan. But in the best available accounts of the tribe the Awans are indeed to be of Arabian origin and deseendants of Qutb Shah, but he is said to have ruled Herat and to have joined Mahmud of Ghazni when he invaded India. With him came six of many sons: Gauhar Shah or Gorrara, who settled near Sakesar: Kalan Shah or Kalgan who settled at Dhankot(Kalabagh): Chauhan who coloniesed the hills near the Indus: Khokhar or Muhammad Shah who settled on the Chenab: Tori and Jhajh whose deseendants are

Glossary of the Tribes and Castes of the Punjab & North West Frontier Province Based on the Census Report for the Punjab 1883 by late Sir DENZIL EBBETSON,K.C.S.I., and the Census Report for the Punjab, 1892, by the Hon. Mr. E.D.Mac LAGAN,C.S.I., & compiled by H. A. ROSE VOL-II,1911,Page No.26 as appended below:-"Awans, who claim Arab origin, are descendants of Qutb Shah, him self descended from Ali, and were attached to the Muhammadan armies which invaded as auxiliaries,whence their name. In Kapurthala a moer precise version of their legend makes them Alwi Sayyids, who opressed by the Abbassides, sought refuge in Sindh; and eventually allied themselves with Sabuktagin, who bestowed on them the title of Awan. But in the best available accounts of the tribe the Awans are indeed to be of Arabian origin and deseendants of Qutb Shah, but he is said to have ruled Herat and to have joined Mahmud of Ghazni when he invaded India. With him came six of many sons: Gauhar Shah or Gorrara, who settled near Sakesar: Kalan Shah or Kalgan who settled at Dhankot(Kalabagh): Chauhan who coloniesed the hills near the Indus: Khokhar or Muhammad Shah who settled on the Chenab: Tori and Jhajh whose deseendants are

said to be still found in Tirah and elsewhere...As claiming descent from Qutb Shah the Awans are often called Qutb-shahi, and sometimes style themselves Ulvi(Alvee). List of Awan sub-claus mentioned as: Bagwal, Bajra, Biddar, Chandhar, Gorare, Harpal, Jajkhuh, Jand, Jhan, Khambre, Kalgan, Malka, Mandu, Mangar, Mirza, Pappan, Ropar,etc.

36۔پنجاب کاسٹس از سر ڈینزل ابٹسن (1881ء)

پنجاب کاسٹس از سر ڈینزل ابٹسن 1881ء کی مردم شماری رپورٹس کا ترجمہ پنجاب کی ذاتیں کے صفحہ 389 تا 398 پر اعوان قبیلہ کے حوالہ سے درج کیا مختصراً لکھا جاتا ہے۔''میں نے اعوانوں میں ان سب کو بھی شامل کیا ہے جنہوں نے خود کو قطب شاہی بتایا۔وہ خود کو غزنی کے قطب شاہ کی نسل سے قرار دیتے ہیں جو حضرت علی کی کسی دوسری بیوی کی اولادوں میں سے تھا نہ کہ حضرت فاطمہؓ کی۔قطب شاہ تقریباً 1035ء میں ہرات سے آ کر پشاور کے نواح میں رہائش پذیر ہوا۔اس کے بعد سے وہ کوہستان نمک میں پھیل گئے اور اپنے آزاد قبیلہ تشکیل دیئے جن میں سے کالاباغ کا سردار بطور قبیلوی سربراہ تسلیم کیا گیا۔مسٹر برانڈرتھ کی رائے میں یہ امکان زیادہ غالب ہے کہ وہ ''بیکٹرین یونیوں کی وہ اولادیں ہیں جنہیں خانہ بدوش تاتاری قبائل نے بلخ سے جنوب کی طرف دھکیل دیا اور وہ ہرات سے ہندوستان کی جانب مڑ گئے۔۔مزید لکھتے ہیں اعوان گزشتہ 600 سال سے میانوالی کے خطہ کوہستان نمک میں بلاشرکت غیرے قابض رہے ہیں۔مسٹر تھامسن نے اپنی جہلم سٹلمنٹ رپورٹ کے سیکشن 73 اور 74 میں اس حوالے سے بات کی ہے وہ اپنے اس نتیجے کی حمایت میں کافی ٹھوس دلائل پیش کرتے ہیں کہ اعوان ایک جٹ نسل ہیں۔۔مسٹر تھامسن نے

اعوانوں کو اپنی عادات واطوار میں صاف گو اور خوشگوار، لیکن کینہ جو پر تشدد اور فرقہ وارانہ کہا۔ کرنل ڈیویز بھی ان کے بارے میں پسندیدگی کے ساتھ سوچتے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ اعوان ایک بہادر اور پر جوش لیکن نہایت آرام طلب نسل ہیں۔۔۔وغیرہ وغیرہ''۔)

37-Revised Settlement District Shahpur 1866

The claim of deseent from Qutb Shah, who him self said to have been deseendant of Hazarat Ali (P.B.U.H).(Ref: son of Hazrat Abu Talib by other wives than Hazrat Fatima daughter of Hazrat Revised Settlement District Shahpur 1866)

39-Jehlum Ghazatt 1904 part "A"

The Awan has been Muslaman from the begining and are Arabian orign and are descended from one Qutab Shah Ghazi and through him Hazrat Ali(RA) the son in law of Hazrat Muhammad(P.B.U.H) and Qutab Shah ruled in Herat but joined with his followers Sultan Mehmood Ghazni in invation of Indus receiving the name of Awan or Helper.(Ref: Jehlum Ghazatt 1904 part "A")

38۔ ہزارہ گزیٹیئر (1884ء)

ہزارہ گزیٹیئر 1884ء از ایچ ڈی واٹسن اس کا ترجمہ پروفیسر افتخار احمد نے کیا اور 2010ء میں مکتبہ جمال لاہور نے شائع کیا کے صفحہ 44 پر درج ہے ''اعوان تمام ضلع میں پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ ہر دوسرے قبائل کے ساتھ آباد ہیں ان کی تعداد 90474 ہے۔ یہ توانا، خوش اخلاق اور عمدہ کاشتکار ہوتے ہیں۔ ان میں زیادہ تر قطب شاہی ہیں۔ دوسری اہم شاخیں کھوکھر اور چوہان ہیں۔ سب سے اہم خاندان سکندر پور قاضیوں کا ہے ان کا تعلق گولڑہ قطب شاہیوں سے ہے۔ ان کا سردار قاضی عبدالغفور کا پوتا قاضی فضل الٰہی ہے قاضی عبدالغفور میجرایبٹ کا دست راست تھا۔ اس کے پاس 2000 سے زائد کی جاگیر ہے اور وہ ہری پور کا میونسپل کمشنر بھی ہے اس خاندان کا ایک اور سرکردہ ممبر قاضی عبداللہ جان سب رجسٹرار ہری پور ہے۔ اس کا والد خان صاحب قاضی میر عالم مشہور کمشنر تھا ریٹائرمنٹ کے بعد اسے اعزازی مجسٹریٹ درجہ اوّل بنادیا گیا''۔

39۔ تاریخ علوی اردو (1892ء):

تاریخ علوی اردو مولوی حیدر علی لدھیانوی نے 1892ء میں لکھی اس میں قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے درج ہے۔

40۔ تاریخ حیدری اردو (1922ء):

مولوی حیدر علی لدھیانوی نے تاریخ حیدری 1909ء میں تالیف کی جوان کی وفات کے بعد 1922ء میں ان کے بیٹے نے شائع فرمائی اس کے ص 7 پر قطب شاہی علوی اعوانوں کا یہ شجرہ نسب یوں درج ہے ''میر قطب حیدر بن میر عطاء اللہ بن طاہر غازی بن طیب غازی بن عمر غازی بن محمد غازی بن محمد آصف غازی بن بطل غازی [عون عرف قطب شاہ غازی] بن [علی] عبدالمنان غازی بن عون سکندر غازی بن محمد حنفیہ بن علی مرتضیٰؓ۔'' شجرہ ہذا میں عبدالمنان کے والد کا نام عون لکھا گیا ہے جبکہ وہ ان کے بیٹے ہیں یعنی عون عرف قطب شاہ غازی لقب بطل غازی بن علی عبدالمنان غازی بن حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔

41۔ بحر الجمان فی مناقب حالات سیّدالانس اردو (1332ہجری) قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے شجرہ نسب کی تصدیق:

بحر الجمان فی مناقب حالات سیّدالانس ترجمہ اردو تذکرۃ السادات المطلب آل سرور کائنات مترجم السید محبوب شاہ الحسنی والحسینی اشاعت 1332ھ کے صفحہ 135 حصہ چہارم پر ابوالقاسم محمد الاکبر معروف امام حنیف کی اولاد سے سالار مسعود غازی کا شجرہ نسب یوں درج ہے '' سعید الدین سالار مسعود غازی بن سالار ساہو غازی [برادر سالار قطب حیدر غازی و سالار سیف الدین علوی] بن عطاء اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن سید شاہ غازی بن محمد آصف غازی بن عون عرف قطب غازی بابا [جداعلیٰ قطب شاہی علوی اعوان] بن علی بن ابوالقاسم محمد الاکبر۔ یہی شجرہ نسب منبع الانساب میں درج ہے۔ اورایم خواص خان نے تحقیق الاعوان میں درج کیا اور ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے چیئرمین جناب محبت حسین اعوان نے یہی شجرہ نسب تاریخ علوی اعوان میں بھی درج کیا ہے۔ بحر الجمان فی مناقب حالات سیّدالانس کے ص 135 پر ''عون عرف قطب غازی بابا'' بن علی بن ابوالقاسم محمد الاکبر معروف امام حنیف درج ہے اس کے علاوہ حضرت بابا سجاول علویؒ قادری کا نسب نامہ بھی یوں درج ہے۔ نمبردار محمد امیر خان بن میر عالم خان بن شیر زمان بن محمد خان بن قمر علی بن سردار خان بن پئی خان بن بخش بن ہنس خان بن جس خان بن بگاہ خان بن چن بن حسین بن دین بن دہسر بن کہیا بن انب بن سجالف مشہور بابا صاحب بن بابا پہیو بن مہاپال بن کالا بن کامل بن سہار بن کلی بن کلگان بن قطب شاہ بابا سے ہوتا ہوا شاہ حمید بن ابوالقاسم محمد الاکبر معروف امام حنیف تک درج ہے۔ یہ شجرہ نسب شہیلہ مانسہرہ اور منبع الانساب فارسی میں عون عرف قطب غازی بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ درج ہونے اور تذکرۃ الانساب سے یہ واضح ہوتا ہے کہ سالار مسعود غازیؒ اور حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ دونوں کا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے۔ اور دونوں کے جداعلیٰ قطب شاہ بابا یا عون عرف قطب غازی بابا ہیں۔ بحر الجمان میں حضرت عباس علمدارؑ کی اولاد برصغیر پاک وہند میں درج نہ ہے۔ بحر الجمان میں صرف حضرت ابوالقاسم محمد حنفیہ کی اولاد سے سالار مسعود غازی، سالار ساہو اور سادات سبزوار کے علاوہ حضرت ابوالقاسم محمد حنیف کی اولاد سے حضرت بابا سجاول اور ان کی اولاد کا مندرجہ بالا شجرہ نسب درج ہے۔ جیسا کہ قبل ازیں ذکر کیا جاچکا ہے کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے جداعلیٰ منبع الانساب فارسی کے مطابق عون عرف قطب شاہ غازی بن بن علی عبدالمنان بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں۔ نسب قریش عربی، تہذیب الانساب عربی، منتقلۃ الطالبیہ، مہاجران آل ابی طالب، بحر الانساب، مرات مسعودی، مرات الاسرار وغیرہ کے مطالعہ کے بعد مزید تصدیق ہوجاتی ہے۔

42۔ نزہۃ الخواطر عربی (1341ہجری):

نزہۃ الخواطر از المورخ الھند الکبیر الشریف عبدالحی بن فخر الدین الحسینی مطبوعہ 1341ھ میں عون قطب شاہ غازی بن علی بن محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ) کی اولاد سالار مسعود غازی کے حوالہ سے ص 80 پر یوں رقمطراز ہیں'' سالار مسعود بن ساہو بن عطاء اللہ الغازی المجاہد فی سبیل اللہ الشھید المشھور بارض الھند کان من نسل محمد بن الحنفیہ العلوی'' نزہۃ الخواطر کے مولف نے سالار مسعود غازی سے متعلق دیگر روایات بھی تحریر کی ہیں لیکن وہ اس بات پر متفق ہیں کہ سالار مسعود غازی، محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں۔

43۔ تاریخ سید سالار مسعود غازی (1284ھ)

تاریخ سید سالار مسعود غازی جو 1284ھ میں عنایت حسین بن شیخ غلام عباس بلگرامی نے لکھی اور مجتبائی پریس لکھنو سے شائع ہوئی کے ص 12 پر شجرہ نسب سالار مسعود غازی (قطب شاہی علوی اعوان) ...

غازی بن بطل غازی (عون عرف قطب شاہ غازی) بن عبدالمنان بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ'' کتاب ہذا کے مطابق سالار مسعود غازی سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے اور 424 ہجری میں شہادت پائی۔

44۔ تحقیق الاعوان اردو (1966ء) میں قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے شجرہ نسب کی تصدیق:

ایم خواص خان ہزاروی نے تحقیق الاعوان 1966ء میں تصنیف فرمائی اس کے ص 156 پر عون عرف قطب شاہ غازی کی اولاد کا شجرہ نسب یوں لکھا ہے ''سعید الدین سالار مسعود غازی بن سالار ساہو غازی بن عطاءاللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن سید شاہ غازی بن آصف غازی بن عون عرف قطب غازی بابا [جداعلیٰ قطب شاہی علوی اعوان] بن علی بن محمد الاکبر بن حضرت علی بنوعلویہ۔ شجرہ ہذا درست اور مستند روایات کے عین مطابق ہے۔ قلمی کتاب مستطاب آئینہ اعوان میں سید محمد شاہ گوڑی سیداں مظفر آباد کشمیر بھی مندرجہ بالا شجرہ نسب تحریر کیا ہے نیز قطب شاہ بابا بادشاہ بن عطاءاللہ غازی بھی درج ہے اور قطب شاہ بابا کے نو فرزند مزمل علی کلگان، کندہال، گولڑہ، کھوکھر جہاں شاہ از زوجہ اوّل اوضبک، صدت، قسمت اور عرب از زوجہ دوم درج ہیں اس قلمی کتاب کے چند صفحات ہیں ان پر کتابت کی تاریخ درج نہیں ہے۔ اس میں جو پر مہر ثبت ہے اس میں تحریر ہے ''محمد شاہ منیجر اسلامی کتب خانہ ہٹیاں دوپٹہ ڈاک خانہ گڑھی کشمیر'' اس عبارت سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ قیام پاکستان سے قبل کی عبارت ہے۔ سید محمد شاہ کے کئی شجرہائے نسب سادات فاطمی کے بھی راقم کی نظروں سے گزرے ہیں۔ مزمل علی کلگان کی اولاد سے حضرت بابا سجاولؒ درج ہیں اور ان کی اولاد بھی۔

45۔ تاریخ علوی اعوان اردو (1999ء) میں قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے شجرہ نسب کی تصدیق:

محبت حسین اعوان چیئرمین ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان نے تاریخ علوی اعوان ایڈیشن 1999ء کے ص 347 شجرہ نسب منبع الانساب کے عین مطابق رقم کیا ہے ''سعید الدین سالار مسعود غازی بن سالار ساہو غازی بن عطاءاللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن سید شاہ غازی بن آصف غازی بن عون عرف قطب غازی بابا [جداعلیٰ قطب شاہی علوی اعوان] بن علی بن محمد الاکبر بن حضرت علیؓ''۔ یہ شجرہ نسب درست اور نسب قریش اور منبع الانساب کے عین مطابق ہے۔ جناب محبت حسین اعوان نے تاریخ علوی اعوان میں اب تک لکھی جانے والی کتب کے تقابلی جائزہ کے بعد تاریخ مرتب کی 780 صفحات پر مشتمل تاریخ علوی اعوان نہایت ہی محنت اور عرق ریزی سے مرتب کی گئی جو پہلے کسی نے نہیں کی تھی۔ آپ نے ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان قائم کر کے قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ میں ایک نیا ولولہ پیدا کیا۔ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے پلیٹ فارم سے ملک بھر میں ہزاروں قطب شاہی علوی اعوان بھائیوں کو ایک دوسرے سے رابطے کا ذریعہ میسر آیا۔ یقیناً یہ ایک عظیم کارنامہ ہے۔ اگرچہ محبت حسین اعوان سے قبل مولوی حیدر علی لدھیانوی، ملک شیر محمد خان اعوان ساکن کالاباغ، ایم خواص خان گولڑہ اعوان ہزارہ اور علامہ یوسف جبریلؒ وغیرہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا درست شجرہ نسب قطب شاہ غزنی اور حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہی قرار دے رہے تھے۔ لیکن جناب محبت حسین اعوان 1975ء سے یہ بھرپور خدمات سرانجام دے رہے ہیں اس طرح آپ محافظ تاریخ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ ہیں۔ آپ نے تاریخ علوی اعوان کے علاوہ، اعوان ڈائریکٹری، اعوان مشائخ عظام، اعوان اور اعوان گوتیں، اعوان شخصیات آزاد کشمیر، اعوان تاریخ کے آئینے میں تالیف فرمائیں۔ نیز ماہنامہ شعوب کراچی سے شائع فرما کر اس میں دیگر قبائل کے علاوہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی تاریخ کو جلا بخشی۔ اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

46۔ نسب الصالحین اردو (2000ء):

نسب الصالحین تالیف حاجی جہانداد خان نے 2000ء میں شائع کی کے ص 50 پر ابوالقاسم محمد الحنفیہ المعروف محمد اکبر و محمد حنیف کے فرزند علی عبدالمنان درج کیے ہیں۔ ص 56 پر لکھتے ہیں کہ حضرت میر قطب حیدر کے بڑے بھائی امیر شاہو سالار سلطان محمود غزنوی کی فوج کے سالار اعلیٰ تھے اور سلطان محمود کے بہنوئی بھی تھے۔

47۔ تحقیق الانساب مشہور بہ تاریخ اقوام وقبائل اردو جلد اوّل و دوم (2007ء۔2013ء):

تحقیق الانساب مشہور بہ تاریخ اقوام وقبائل جلد اوّل و دوم دونوں راقم مولف کی تصانیف ہیں جلد اوّل 2007ء میں شائع کی تھی اور جلد دوم 2013ء میں شائع ہوئی۔ ان کتب مین تقریباً تین درج قبائل کے شجرہائے نسب و تاریخی حالات درج ہیں۔ ان دونوں کتب میں قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے شجرہائے نسب اور حضرت سالار مسعود غازیؒ دیگر علوی اعوان مشائخ عظام کا تذکرہ موجود ہے۔ اور جلد سوم بھی طباعت کے آخری مراحل میں ہے۔ تحقیق الانساب جلد دوم میں ص 93 پر درج ہے ''آپؒ کا اصل نام سالار مسعود غازیؒ تھا آپؒ کو دہلی اور اس کے نواحی علاقے میں پیر سلیم کہتے ہیں خراسان میں رجب سالار اور بعض مقامات پر آپؒ کو غازی میاں، بالی میاں، بالا پیر کہتے ہیں آپؒ کے والد ماجد کا نام سید سالار ساہوؒ (برادر حقیقی قطب حیدر شاہ غازی جداعلیٰ علوی اعوان) ہے۔ آپؒ کی والدہ ماجدہ بی بی ستر معلیٰ سلطان سبکتگین کی صاحبزادی اور سلطان محمود غزنوی کی حقیقی بہین تھیں جو پارسائے وقت اور عرفان شریعت میں یکتائے روزگار تھیں۔ سالار مسعود غازیؒ کی ولادت اتوار کے دن صبح صادق کے وقت یکم شعبان 405ھ میں شہر متبرک دارالسلام اجمیر شریف میں ہوئی۔ ہندوستان جیسے کفر والحاد کی خاردار جھاڑیوں میں زندگی کا راستہ ہموار کرنے کے لئے جن سورماؤں کے قدم پہنچے ان میں سالار مسعود غازی کا نام ہنوز روشن و تابندہ ہے۔ آپؒ کی پیدائش سے قبل ہی مقدس ارواح و رجال الغیب نے نشاندہی کر دی تھی آپؒ کی شکل و شباہت سے عکس جمال مصطفوی ﷺ اور مرتضوی جاہ و جلال عیاں تھا۔ جس خانوادے کا خمیر عشق و مستی کے جذبہ سے لبریز ہو اس کے چشم و چراغ کا کیا کہنا۔ کہتے ہیں کہ جب آپ چار سال چار ماہ چار دن کے ہوئے تو رسم بسم اللہ خوانی کا شاندار اہتمام کیا گیا۔ دور اندیش اور مستقبل شناس باپ نے سیّد ابراہیمؒ بارہ ہزاری کو آپ کی تعلیم و تربیت کے لئے مقرر کیا بیش قیمت زر و جواہر کا شاندار نذرانہ استاد محترم کو پیش کیا گیا۔ سالار مسعود غازیؒ نے صرف نو سال کی عمر شریف میں تمام علوم باطنی و ظاہری میں کمال حاصل کیا۔ جوان ہوتے ہی راجگان ہند کے خلاف جہاد میں کود پڑے بے شمار معرکوں میں فتوحات حاصل کیں''۔ راقم مولف نے جب تحقیق الانساب جلد اوّل اور دوم تالیف کیں اس وقت راقم کے پاس منبع الانساب فارسی دستیاب نہ تھی۔ لہذا منبع الانساب فارسی کے مطابق سالار مسعود غازیؒ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

48۔ اعوان اور اعوان گوتیں اردو (2006ء۔2013ء)

اعوان اور اعوان گوتیں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے چیئرمین جناب محبت حسین اعوان نے 2006ء اور 2013ء میں شائع کی۔ اعوان اور اعوان گوتیں ایڈیشن 2013ء کے ص 20 کے مطابق عبداللہ گولڑہ، محمد کندلان، مزمل علی کلگان، در یتیم جہاں شاہ، زمان علی کھوکھر، فتح علی، محمد علی، نادر علی، بہادر علی، کرم علی، نجف علی پسران قطب حیدر شاہ غازی (قطب شاہ) بن عطاءاللہ غازی از اولاد حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ درج ہیں۔

49۔ تاریخ نیازی قبائل اردو طبع ہفتم (2014ء):

تاریخ نیازی قبائل اردو طبع ہفتم اگست 2014ء محمد اقبال خان نیازی تاجہ خیل نے شائع کی کے ص 1162 تا 1179 پر قطب شاہی اعوان قبیلہ کو محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد تحریر کیا ہے۔ اور ص 1175 پر میر قطب حیدر شاہ علوی اعوان عرف غازی ملک، سالار سیف الدین غازی و سالار ساہو رشاہو غازی ابنان ابوعلی عرف عطاءاللہ شاہ بن میر طاہر غازی بن طیب غازی بن میر محمد غازی بن میر سیدن شاہ یا میر عمر غازی بن میر آصف بن عون عرف سکندر۔ عبدالمنان۔ بطل یا بطال بن محمد عرف زبیر بن علی بن محمد الاکبر (محمد بن حنفیہ) بن حضرت علیؓ درج کیا ہے۔ نیازی صاحب نے قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کو علی بن حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد درج اور یہی درست اور حقیقت ہے۔

50۔ آئینہ قریش اردو (1916ء)

آئینہ قریش، سردار محمد اکرم خان، ریاست پونچھ نے 1916ء لکھی جس کے صفحہ 30 پر رقمطراز ہیں ''حضرت امام حنیف بن حضرت علی کی اولاد سے فرقہ اعوان

مشہور بہ آوان موجود ہے یہ قوم قطب شاہ بادشاہ ہرات کی نسل سے ہے۔ جس کا شجرہ نسب بارہویں پشت کو جناب حنیف سے ملتا ہے اس واسطے انہیں قطب شاہی اعوان کہتے ہیں"

51۔ علوی اعوان قبیلہ مختصر تعارف اردو (2000ء)

علوی اعوان قبیلہ مختصر تعارف 2000ء میں شائع کی۔ مشاہیر سون کے ص 139 تا 144 پر آپ کے حالات زندگی پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ جس کے مطابق علامہ یوسف جبریل 17 فروری 1917ء میں کھبیکی وادی سون سکیسر میں پیدا ہوئے بے مثال یاداشت کے مالک تھے۔ علوی اعوان قبیلہ کے ص ص 10 پر رقمطراز ہیں "اگر ایک شجرہ بھی اعوان قبیلہ کا نہ ہوتا، تو میں کہتا کہ اعوان قبیلے کا دادا حضرت عباسؓ نہیں، حضرت محمد ابن حنفیہؒ ہیں کیونکہ یہی روایت 1923 سے صدیوں پہلے تک اعوان قبیلے میں سینہ بہ سینہ چل رہی تھی کہ "اعوان" محمد ابن حنفیہ امام حنیفؒ کی اولاد میں سے ہیں اور اس روایت کی مضبوطی کا سبب سینہ بہ سینہ وہ تسلسل ہے۔ جو حضرت امام حنیفؒ سے شروع ہوا اور نسل در نسل صدیوں تک قبیلہ اعوان میں جاری رہا۔ اگر شروع ہی سے یہ روایت چلی ہوتی کہ اعوان قبیلہ حضرت عباس کی اولاد ہے تو پھر کون سی ایسی ضرورت در پیش آئی کہ اعوانوں نے حضرت عباسؓ کو ہٹا کر حضرت محمد حنفیہؒ کو اپنا دادا بنالیا۔ کیا حضرت عباسؓ میں کوئی کمی نظر آئی۔ الحق کہ جو نظریاتی نقصان باب الاعوان اور زادالاعوان نے اعوان قبیلے کو پہنچایا اس پر جتنا بھی ماتم کیا جائے کم ہے"۔

52۔ جواہر الاعوان (2012ء):

جواہر الاعوان تالیف ملک شاہسوار علی ناصر ساکن اراڑہ (نلی) ضلع خوشاب اس کے علاوہ کئی کتب کے مصنف ہیں آپ نے جواہر الاعوان 2012ء میں تالیف فرمائی۔ آپ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کو حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد ہونا درست سمجھتے ہیں۔ جواہر الاعوان ص 18 کے مطابق "مولف باب الاعوان وزاد الاعوان مولوی نورالدین نے اعتراف کیا کہ "میزان قطبی، میزان ہاشمی اور خلاصۃ الانساب فرضی وخیالی کتابیں تھیں حکیم غلام نبی کے کہنے پر ہم نے اعوانوں کو حضرت محمد بن حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کے بجائے حضرت عباس علمدارؓ بن حضرت علی سے ملادیا حوالہ کی کتابوں کے نام اور اقتباسات خود وضع کرنے پڑے"۔

53۔ تاریخ قطب شاہی علوی اعوان اردو (2015ء)

تاریخ قطب شاہی علوی اعوان تالیف محمد کریم خان اعوان آف سنگولہ راولاکوٹ آزاد کشمیر اور ملک مشتاق الٰہی اعوان آف مردوآل وادی سون سکیسر کی مشترکہ تحقیقی کاوش ہے۔ جناب ملک مشتاق الٰہی اعوان وادی سون سکیسر کی واحد شخصیت ہیں جنہوں نے 40 سال قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی تحقیق پر صرف کیے۔ آپ ہی نے منبع الانساب فارسی کی نشاندہی فرمائی اور عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا جداعلیٰ جانتے ہوئے اعوان قبیلہ پر جو لوگ تحقیق کر رہے تھے آگاہ فرمایا کہ تمام قطب شاہی علوی اعوان حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ کی اولاد ہیں اور عون قطب شاہ غازی قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے جداعلیٰ ہیں۔ نیز آپ نے اپنی زندگی کے 40 سال ریسرچ میں صرف کیے اور جو تحقیق آپ نے اور جو راقم مولف محمد کریم خان اعوان نے کی اس پر تقریباً ایک سال تک تحقیقی پہلو پر گفتگو ہوتی رہی اور آخرکار "تاریخ قطب شاہی علوی اعوان" کے نام سے شائع ہوئی۔ پہلی بار قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی یہ کتاب قدیم عربی اور فارسی کتب کے حوالہ سے جناب محبت حسین اعوان چیئرمین ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کی سرپرستی اور نگرانی میں شائع ہوئی۔

54۔ مختصر تاریخ علوی اعوان معہ ڈائریکٹری اردو (2015ء)

مختصر تاریخ علوی اعوان معہ ڈائریکٹری تالیف محمد کریم خان اعوان 2015ء میں شائع ہوئی اس میں قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی مختصر تاریخ کے علاوہ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے 3000 چیف کوآرڈینیٹرز وکوآرڈینیٹرز کے موبائل نمبرز شجرہائے نسب درج ہیں۔ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کا شجرہ نسب یوں درج ہے "سالار قطب حیدر غازی (قطب شاہ)، سالار شاہو غازی و سالار سیف الدین غازی پسران عطاءاللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن اصف غازی بن عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمناف [عبدالمنان] بن حضرت محمد الاکبر (محمد حنفیہ) بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ"

55۔ تاریخ سادات وعلوی اعوان مشائخ (2001ء)

تاریخ سادات وعلوی اعوان مشائخ تالیف زین العابدین علوی کری روڈ راولپنڈی جو 2001ء میں شائع ہوئی کے ص 14 پر یوں رقمطراز ہیں "سلطان محمود غزنوی کے عہد میں سالار ساہو، میر قطب شاہ اور سیف الدین سالار (تین بھائی) کے علاوہ سالار ساہو کے صاحبزادے سالار مسعود غازی نے پاک وہند میں کئی جہادی جنگیں لڑی ہیں جو کہ مراۃ مسعودی سے ثابت ہے۔ حضرت قطب شاہ کا سلسلہ نسب وہاں اس طرح درج ہے حضرت قطب شاہ بن عطاءاللہ شاہ غازی بن شاہ طاہر غازی بن شاہ عمر غازی بن شاہ بطل غازی بن شاہ عبدالمنان غازی بن محمد بن حنفیہ بن حضرت علی۔ بعض شاہ عبدالمنان عون سکندر غازی بن علی بن محمد بن حنفیہ بن علی لکھتے ہیں اور عون بن علی بن محمد حنفیہ بن علی کا نام معصب زبیری اور تاریخ آل ابو طالب میں بھی آتا ہے"۔

56۔ حقیقت الاعوان (2002ء)

حقیقت الاعوان، صوبیدار محمد رفیق علوی ساکن چکوال نے 2002ء میں شائع کی۔ آپ نے کتاب ہذا کے ص 52 پر مولوی ملنگ علی آف گفانوالہ چکوال از اولاد میر عکاشہ اور سیالکوٹ کے میراثی کا 1855ء اور شاہ پور کے میراثی کے مطابق علوی اعوان قبیلہ کے جداعلیٰ سالار قطب شاہ غازی علوی الحراتی بن عطاءاللہ شاہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن عمر غازی بن محمد غازی [بن محمد غازی بن علی غازی] بن آصف غازی بن بطل غازی بن عبدالمنان غازی بن عون علوی بن محمد القاسم المعروف محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم درج کیے ہیں۔ مزید ص 32 پر لکھتے ہیں سالار میر قطب شاہ غازی کے بھائی میر ساہو بھی غزنوی افواج کے سپہ سالار تھے۔ عطاءاللہ شاہ کے تیسرے بیٹے میر سیف الدین تھے۔

57۔ تاریخ الاعوان (1956ء) اور تذکرۃ الاعوان (1977ء):

تاریخ الاعوان (1956ء) اور تذکرۃ الاعوان (1977ء) یہ دونوں کتب ملک شیر محمد اعوان آف کالاباغ کی تصانیف ہیں۔ ملک امیر محمد خان نواب آف کالاباغ چیف آف اعوان، ملک شیر محمد اعوان کے بہنوئی تھے۔ ملک صاحب نے اپنی دونوں کتب میں مولوی نورالدین مرحوم کی کتب زادالاعوان وباب الاعوان کے مندرجات سے اختلاف کیا ہے۔ تذکرۃ الاعوان کے صفحہ 49 تا 57 تک پر انہوں نے زادالاعوان اور باب الاعوان کے ماخذ پر طویل بحث کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مولوی نورالدین مرحوم نے علم الانساب کے بہت بڑے ماہر حضرت پیر غلام دستگیر نامی صاحب نے مولوی نورالدین صاحب سے میزان قطبی، میزان ہاشمی اور خلاصۃ الانساب برائے مطالعہ طلب کیں تو مولوی صاحب نے غلام دستگیر نامی صاحب کے سامنے اس حقیقت کا اعتراف کیا کہ میزان قطبی، میزان ہاشمی اور خلاصۃ الانساب کی کوئی حقیقت نہیں۔ ملک شیر محمد اعوان نے صدیوں پرانی روایات اور دلائل، قدیم روایات سے یہ ثابت کیا کہ سب اعوان حضرت محمد حنفیہؒ کی اولاد سے ہیں نیز انہوں نے یہ بھی درج کیا کہ مولوی نورالدین صاحب نے پنجاب کے مختلف اضلاع سے اعوان خاندان سے شجرہ ہائے نسب منگوائے۔ چنانچہ انہیں پچاس شجرہ جات موصول ہوئے ان تمام شجرہ جات میں متفقہ طور پر قوم اعوان کا سلسلہ نسب حضرت محمد ابن حنفیہؒ کے واسطہ سے حضرت علیؓ پہنچتا تھا لیکن حکیم غلام نبی صاحب کو حضرت محمد بن حنفیہؒ کی نسبت حضرت عباس ابن علیؓ سے زیادہ عقیدت تھی۔ اس لئے انہوں نے مولوی نورالدین سے فرمائش کی کہ قوم اعوان کا مورث اعلیٰ حضرت عباس بن علی کو کردیا جائے۔

58۔ کتاب سلطان الشہداء (2008ء) علی گڑھ انڈیا:

کتاب سلطان الشہداء تالیف انجینئر محمد سمیع الدین 2008ء میں علی گڑھ سے شائع ہوئی۔ مولف نے خود زمینی حقائق کا مشاہدہ کرتے ہوئے اور قدیم کتب، روایات اور گزیٹیر اور نقشہ جات اور سالار مسعود غازیؒ اور ان کے ساتھی شہداء کے مزارات کی تصاویر اور جنگی نقشہ جات بھی شامل کتاب کیے ہیں۔ اور یہ ثابت کیا ہے کہ سالار مسعود غازیؒ سلطان الشہداء ہندوستان ہیں۔ کتاب ہذا کے ص 12 پر قمطراز ہیں ''آپ کے والد بزرگوار کا نام سالار ساہوؒ المخاطب بہ پہلوان لشکر اور والدہ کا نام ستر معلیٰ تھا جو سلطان محمود غزنوی کی حقیقی بہن تھیں۔ سلسلہ نسب اس طرح ہے: والد بزرگوار: سالار ساہوؒ بن عطاءاللہؒ بن طاہر غازی بن طیب غازیؒ بن محمد غازیؒ بن عمر [علی] غازی بن ملک آصف غازی بن بطل غازی [عون عرف قطب شاہ غازی] بن عبدالمنان [علی] بن محمد حنفیہؒ بن سیّدنا حضرت علیؓ۔ والدہ ماجدہ: ستر معلیٰ بنت سلطان سبکتگین بن جوقان بن قراالحکم بن قزل ارسلان بن قرامان بن فردیز بن یزدجرد بن شیرویہ بن فردیز خسرو بن ہرمز بن کسرا'' کتاب ہذا میں جن جن علاقوں اور قبیلوں سے سالار مسعود غازیؒ کی جنگیں ہوئیں ان کا ذکر بھی تفصیل سے کیا ہے کتاب 300 صفحات پر مشتمل ہے۔

59۔ سوانح حیات ملک قطب حیدر شاہ المعروف قطب شاہ اعوانؒ 2014ء:

سوانح حیات ملک قطب حیدر شاہ المعروف قطب شاہ اعوانؒ 2014ء حافظ ریاض سیالوی صاحب نے تصنیف کی کتاب کے ص 26 پر ملک امجد حسین علوی چیئرمین تنظیم الاعوان پاکستان کا شجرہ نسب یوں درج ہے ''ملک امجد حسین علوی بن ملک اقبال حسین بن ملک شاہراہ بن ملک مقرب خان بن ملک فتح خان بن ملک میرن خان بن ملک محمد یار بن ملک برخوردار بن ملک اسلام بن ملک بھائی خان بن ملک گوہر بن ملک اللہ یار بن ملک جیون بن ملک حیدر خان بن ملک اللہ جوایا بن ملک پروچ (فیروز) بن ملک برخوردار بکھو بن ملک غازی کان گاجی بن ملک قیصر خان کبیر بن ملک ڈھیر و دھیر بن ملک جہان خان جہام بن ملک خنجر علی بن ملک مہر علی بھرتھ بن حضرت ملک مانک بن ملک رحمان ریکھی بن ملک بدیع الزمان بن ملک عالم دین سکھو بن ملک شاہ محمد کندلان بن حضرت ملک قطب شاہ بن غازی نوراللہ (عطااللہ) بن غازی طاہر بن غازی طیب بن غازی محمد بن غازی عمر بن ملک آصف بن غازی بطل بن غازی عبدالمنان بن حضرت محمد بن حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ''۔

60۔ انوار رحمت بیکراں (2012ء)

انوار رحمت بیکراں کے مولف الحاج محمد خورشید علوی ص 677 پر شجرہ نسب یوں لکھتے ہیں ''قطب حیدر شاہ بن عطااللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن محمد غازی بن عمر غازی بن آصف غازی بن بطل غازی بن عبدالمنان غازی بن ابوالقاسم محمد الاکبر محمد حنفیہ بن حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔''

61۔ اولاد امیر المومنین علیہ السلام کیا علوی سادات ہیں؟ (2001ء):

اولاد امیر المومنین علیہ السلام کیا علوی سادات ہیں؟ (2001ء) قم ایران سے وزیر حسین علوی صاحب نے شائع کی ص 52 پر لکھتے ہیں ''جن کا نسب میر قطب شاہ بن سید عطااللہ شاہ غازی بن سید طاہر غازی بن میر طیب غازی بن سید محمد غازی بن سید عمر بن سید آصف بن میر بطل بن عبدالمنان بن سید محمد بن سید عون بن محمد حنفیہ بن علی بن ابی طالب علیہم السلام سے ملتا ہے وہ سید علوی ہیں'' ص 51 پر لکھتے ہیں اور صاحب میزان قطبی نے لکھا ہے کہ حضرت محمد حنفیہ کی اولاد سے میر قطب حیدر شاہ نے اپنے لشکر کے ہمراہ سلطان محمود بن سبکتگین کی مدد کی تو اس نے آپ کو اعوان یعنی مددگار کا خطاب دیا''۔ یہاں وزیر حسین علوی صاحب نے میزان قطبی کا حوالہ دیا ہے حالانکہ ہمارے نزدیک اس کتاب کا کوئی وجود نہیں لیکن انہوں نے اس کتاب کا حوالہ قطب شاہی اعوان از اولاد حضرت محمد حنفیہؒ کے حوالہ میں دیا ہے۔ اب اگر ان کے پاس میزان قطبی ہے تو سامنے لائیں اور ایک لاکھ کا انعام حاصل کریں اگر میزان قطبی بقول ان کے وجود ہے تو مولوی نورالدین نے کون سی میزان قطبی کا حوالہ دے کر برصغیر پاک و ہند کے قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ حضرت حنفیہؒ کے بجائے عباس علمدارؒ کی اولاد ہونے کا حوالہ دیا ہے۔

تذکرہ (نوسادات قوموں کا جو کہ افغان مشہور ہیں) 2000ء:

62۔ تذکرہ (نوسادات کا جو افغان مشہور ہیں حاجی اورنگزیب شاہ نے 2003ء میں تالیف کی جس کے صفحہ 168 پر لکھا ہے کہ اعوان سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ آئے تھے ان کی اولاد اعوان ہے جو کہ اخون خیل کے نام سے مشہور ہے اور قطب شاہ بن غازی ملک جو سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ تھے کی پشت سے ہیں جن کا سلسلہ نسب محمد الاکبر (محمد حنفیہ) بن علی المرتضیٰ سے ملتا ہے۔

63۔ الاعوان لاہور 1970ء:

عنایت اللہ حنفی چشتی صاحب چکڑالہ کے رہنے والے ہیں کا تحقیقی مقالہ جو کہ 17 صفحات پر مشتمل ہے اور یہی مقالہ ضیائے سون-1983 کے مجلہ میر قطب شاہ نمبر میں سید سعید احمد ہمدانی صاحب نے شائع کیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ قدیم روایات کے مطابق اعوان حضرت محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ کی اولاد سے ہیں اور سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد میں شریک ہوئے مکمل تفصیل ضیائے سون میں درج ہے جو کہ ڈگری کالج نوشہرہ سے شائع ہوا تھا۔

64: ضیائے سون 84-1983: ضیائے سون میر قطب شاہ نمبر مجلہ سید سعید احمد ہمدانی نے گورنمنٹ ڈگری کالج نوشہرہ وادی سون سے شائع کیا اس مجلہ میں اعوان قبیلہ کی تحقیق پر تین مضمون شائع ہوئے جن سلطان محمود صاحب کا مضمون صفحہ 46 تا صفحہ 52 اور عنایت اللہ علوی حنفی چشتی صاحب کا مضمون 17 صفحات پر شائع ہوئے جو نہایت ہی مدلل ہے ان کے علاوہ ملک محمد سرور اعوان صاحب کا مضمون صفحہ 70 تا صفحہ 73 پر شائع ہوا ہے میں انہوں نے فرمایا کہ میزان قطبی، میزان ہاشمی اور خلاصۃ الانساب کی تحقیق ہونی چاہیے جن کا وجود نہیں ہے۔

65: تاریخ خلاصہ الاعوان (2016ء):

تاریخ خلاصۃ الاعوان محبت حسین اعوان چیئرمین ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان نے 2016ء میں شائع کی اس کتاب کی تالیف و تحقیق میں ملک مشتاق الٰہی اعوان ساکن مردوآل وادی سون، محمد کریم خان اعوان ساکن سنگولہ آزاد کشمیر، شوکت محمود اعوان واہ کینٹ نے معاونت فرمائی اس کتاب میں گزشتہ 120 سال سے اعوان قبیلہ کی تاریخ پر اٹھائے گئے سوالات کے جوابات نہایت ہی مدلل انداز میں پرانی کتابوں کے حوالہ سے دیتے ہوئے مزید تصدیق کی گئی ہے ہے قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ عون قطب شاہ غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہے اور میزان قطبی، میزان ہاشمی اور خلاصۃ الاعوان جن کے حوالہ سے اعوانون کا شجرہ نسب حضرت محمد حنفیہؒ کے بجائے حضرت عباس علمدارؒ سے ملایا گیا مہیا کرنے والے سے ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان پنج لاکھ روپے میں خریدنے کے لیے تیار ہے۔

مندرجہ بالا کتابوں کے مختصر اقتباسات کے حوالہ سے یہ تصدیق ہوا کہ قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہے جب کہ حضرت عباس علمدارؒ کی اولاد ہونے کی تصدیق پرانی عربی و فارسی سے نہیں ہوتی حلانکہ دونوں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بیٹے ہیں اگر تصدیق نہیں ہوتی تو خواہ مخواہ اس بات پر ڈٹے رہنا کہ ہم حضرت عباس علمدارؒ کی اولاد سے ہیں کوئی حیثیت نہیں رکھتا تحقیق کرنے والے مصدقہ حوالہ جات مانگتے ہیں۔ لہذا میری وادی سون سکیسر کے قطب شاہی علوی اعوانوں سے گزارش ہے کہ وہ قدیم اور مصدقہ کتابوں کے حوالہ جات پر یقین رکھیں اور جو لوگ حضرت عباس علمدارؒ کی اولاد کا بیان کرتے ہیں ان سے اس کے ماخذ طلب کریں میزان قطبی، میزان ہاشمی اور خلاصۃ الانساب وغیرہ اس کے علاوہ بھی صدیوں پرانی عربی اور فارسی کی کتب سے تصدیق لائیں بصورت دیگر ان کا مطالبہ کوئی نہیں مانے گا آج تمام کتابیں نٹ پر موجود ہیں۔ آخر میں گزارش خدمت ہے کہ ہم نے وادی سون کے شجرہ نسب مکمل کرنے کا کام شروع کیا ہوا ہے آپ بھی ہمارے ساتھ تعاون کریں تا کہ ہم قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کی تاریخ میں شامل کر سکیں۔

تمت بالخیر

تاریخ قطب شاہی علوی اعوان کی ماخذ کتب کی فہرست

نمبر شمار	کتاب کا نام، مولف کا نام، سال اشاعت وصفحہ نمبر
1	کتاب نسب قریش عربی (156 ہجری-236 ہجری) لابی عبداللہ المصعب بن عبداللہ بن المصعب بن زبیر صفحہ 77
2	الی تسمیہ من ولد الامام امیر المومنین ابی الحسن علی بن ابی طالب علیہ السلام عربی (214 ہجری-277ھ) تالیف یحیی بن جعفر ص24
3	المعقبین من ولد الامام امیر المومنین عربی تحقیق محمد الکاظم (2001) ص101
4	کتاب المقالات بالفرق عربی (301 ہجری) تالیف سعد بن عبداللہ الاشعری ص178
5	المعقبون عربی (1427 ہجری) جلد سوم تالیف السید مھدی الرجائی الموسوی صفحہ 393
6	تہذیب الانساب ونہایۃ الاعقاب عربی (449 ہجری) ابی الحسن محمد بن ابی جعفر صفحہ 274-273
7	کتاب المقالات بالفرق عربی (301 ہجر) سعد بن عبداللہ الاشعری ص178
8	جمہرۃ الانساب العرب عربی، لابی محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم الاندلسی (384-456 ہجری) ص66
9	تاریخ بیہقی فارسی (385 ہجری-470 ہجری) خواجہ ابوالفضل محمد بن حسین بیہقی جلد اول ص 57
10	منتقلة الطالبيه عربی (471 ہجری) ابی اسماعیل بن ناصر طباطبا صفحات 215,295,303,331,352
11	مہاجران آل ابی طالب ترجمہ فارسی (471 ہجری) ابی اسماعیل بن ناصر طباطبا صفحات 192,229,232,246,255
12	لباب الانساب والالقاب والاعقاب عربی (565 ہجری) ابی الحسن القاسم بن زید البیہقی صفحہ 727
13	الفخری فی انساب الطالبین عربی (572 ہجری-614 ہجری) اسماعیل بن الحسین بن محمد بن الحسین بن احمد المرزی صفحات 166-165
14	التذکرہ فی الانساب مطہرۃ عربی 709 ہجری تالیف احمد ابوالفضل جمال الدین بن ابی المعالی محمد ص272
15	رسائل اعجاز فارسی تالیف امیر خسرو (725-665 ہجری)
16	کتاب رحلۃ ابن بطوطہ المساۃ تحفۃ النظار فی غرائب الجزء الثانی (725 ہجری-755 ہجری) صفحہ 83
17	تاریخ فیروز شاہی فارسی (1285ء-1357ء) ضیاء الدین برنی صفحہ 491
18	صبح الانساب فارسی (830 ہجری) سید محسن الحق جھونسوی صفحہ 103
19	عمدۃ الطالب فی نسب آل ابی طالب عربی الشریف جمال الدین احمد بن علی بن الحسین بن علی صفحات 145-147
20	بحر الانساب عربی تالیف السید محمد بن احمد بن حمید الدین الحسینی نجفی (900 ہجری) صفحہ 245
21	طبقات اکبری فارسی (949 ہجری-1014 ہجری) ترجمہ محمد ایوب قادری صفحہ 321
22	سراج الانساب فارسی تالیف علامہ نسابہ سید احمد بن محمد بن عبدالرحمن کیاء گیلانی (976 ہجری) ص174
23	تحفۃ الطالب عربی تالیف سید محمد الحسین بن عبداللہ الحسینی سمرقندی المدنی (997 ہجری) ص103
24	اخبار الاخیار فارسی (958ھ-1052 ہجری) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (958ھ-1052ھ) مترجم مولانا محمد عبدالاحد قادری ص408
25	تاریخ فرشتہ فارسی (1611ء) صفحہ 255، اردو ترجمہ مولوی فدا علی جلد دوم ص29، اردو ترجمہ عبدالحی خواجہ جلد اول صفحہ 441
26	تاریخ خان جہانی ومخزن افغانی فارسی (1021 ہجری بمطابق 1624ء) تالیف خواجہ نعمت اللہ ہروی ترجمہ ڈاکٹر محمد بشیر حسین ص179-178
27	سفینۃ الاولیا فارسی تالیف شہزادہ دارا شکوہ قادری (1615-1659ء) اردو ترجمہ محمد علی لطفی صفحہ 205
28	انساب الطالبین تالیف لابی عبداللہ حسین بن عبداللہ الحسینی السمرقندی القاہرۃ 1043ھ ص167
29	مرات مسعودی فارسی (1005 ہجری-1094 ہجری) عبدالرحمن چشتی صفحہ 7
30	مرات الاسرار فارسی تالیف عبدالرحمن چشتی 1065 ہجری اصل فارسی مخطوطہ صفحہ 142
31	تہذیب حدائق الالباب فی الانساب عربی للعلامہ الجلیل الشیخ ابی الحسن الشریف بن محمد طاہر الفتونی العاملی 1138 صفحہ 89
32	خزینۃ الاصفیاء فارسی تالیف مفتی غلام سرور لاہوری قدس سرہ 1281 ہجری جلد ششم ترجمہ علامہ اقبال احمد فاروقی صفحات 161-152
33	فرہنگ آصفیہ اردو مولوی سید احمد دہلوی (1878ء) جلد اول ص312 اولیائے ہند
34	تاریخ اودھ اردو مولانا حکیم محمد نجم الغنی خان رامپوری (1914-1910) حصہ سوم کے ص271
35	تذکرۃ الانساب، مولانا سید امام الدین احمد بن مولانا مفتی سید عبدالفتاح 1322 ہجری کے صفحہ 31
36	گلوسری آف دی ٹرائبز اینڈ کاسٹس (1892ء) جلد دوم ص26
37	پنجاب کاسٹس تالیف سر ڈینزل ابٹسن (1881ء) اردو ترجمہ یاسر جواد ص389 تا398
38	بندوبست ضلع شاہپور (1866ء)
39	تاریخ سید سالار مسعود غازی (1224 ہجری) تالیف عنایت حسین بن شیخ غلام عباس بلگرامی ص12
40	تاریخ حیدری اردو (1922ء) مولوی حیدر علی ص7
41	بحر الجمان فی مناقب حالات سید الانس اردو (1332 ہجری) صفحہ 135
42	نزھۃ الخواطر عربی از المورخ الھند الکبیر الشریف عبدالحی بن فخر الدین الحسینی مطبوعہ 1341ھ صفحہ 80
43	تحقیق الاعوان ایم خواص خان ہزاروی (1966ء) ص156
44	تاریخ علوی اعوان، محبت حسین اعوان (1999ء) صفحہ 347 و تاریخ علوی اعوان، محبت حسین اعوان (2009ء) ص360
45	نسب الصالحین، جہاندادا اعوان (2000ء) صفحات 56-50
46	علوی اعوان قبیلہ، علامہ یوسف جبریل آف وادی سون سکیسر ص10
47	تحقیق الانساب مشہور بہ تاریخ اقوام وقبائل جلد اول (2007ء) محمد کریم خان اعوان ص345 جلد دوم (2013ء) ص575
48	تاریخ نیازی قبائل اردو طبع ہفتم (2014ء) محمد اقبال خان نیازی صفحات 1162 تا1179
49	اعوان اور اعوان کوٹیں تالیف محبت حسین اعوان (2013-2006ء) ص20
50	آئینہ قریش (1916ء) تالیف سردار محمد اکرم خان پونچھ ص30
51	جواہر الاعوان (2012ء) تالیف ملک شاہسوار علی ناصر ص18 (خوشاب)
52	تاریخ قطب شاہی علوی اعوان (2015ء) تالیف محمد کریم خان اعوان وملک مشتاق الہیٰ اعوان (وادی سون سکیسر) ص6 وص71
53	مختصر تاریخ علوی اعوان معہ ڈائریکٹری (2015ء) تالیف محمد کریم خان اعوان، ص4، 7 و8
54	تاریخ سادات وعلوی مشائخ عظام (2001ء) تالیف زین العابدین علوی ص14
55	حقیقت الاعوان (2002ء) تالیف محمد رفیق اعوان چکوال ص52
56	تاریخ الاعوان تالیف ملک شیر محمد خان اعوان (1956ء) کالاباغ
57	تذکرۃ الاعوان (1977ء) تالیف ملک شیر محمد خان اعوان آف کالاباغ ص57-49
58	کتاب سلطان الشہداء (2008ء) تالیف انجینئر سمیع الدین علی گڑھ ص12
59	سوانح حیات ملک قطب حیدر شاہ المعروف قطب شاہ اعوان (2014ء) تالیف حافظ ریاض سیالوی ص26
60	انوار رحمت بلیراں (2012ء) تالیف محمد خورشید علوی ص677
61	اولاد امیر المومنین کیا علوی سادات ہیں؟ (2001ء) وزیر حسین علوی ص52
62	تاریخ خلاصۃ الاعوان (2016) تالیف محبت حسین اعوان